GABA

رہنمائے تبلیغی سفر

اور چھ نمبر

- کلمہ طیبہ
- نماز قائم کرو
- علم و ذکر
- اکرام مسلم
- اخلاص نیت
- تفریغ وقت

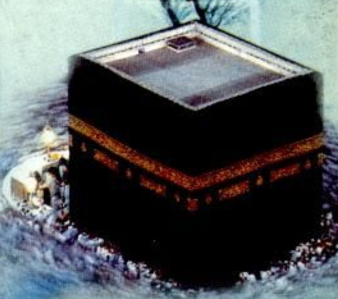

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رہنمائے تبلیغی سفر

اور چھ نمبر

کلمہ طیبہ | نماز قائم کرو | علم و ذکر

اکرام مسلم | اخلاص نیت | تفریغ وقت

ناشر

مکتبہ سنز اُردو بازار۔ کراچی

بحق ناشر
جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ---------- رہنمائے تبلیغی سفر اور چھ نمبر

ناشر -------------- مکتبہ گابا سنز اردو بازار، کراچی

گابا سنز اردو بازار، کراچی

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	انگریزی بیان کا اردو ترجمہ	۱	۲۵	چار شخصوں کا عذر اور ان کا جواب	۱۹
۲	اللہ تعالیٰ کا شکر	۱	۲۶	انسان مسافر ہے	۲۰
۳	اللہ تعالیٰ کی ذات کا یقین	۱	۲۷	حضرت آدم علیہ السلام کی نصیحتیں	۲۱
۴	اللہ سے ہونے کا یقین	۲	۲۸	دنیا عارضی ہے	۲۱
۵	اللہ تعالیٰ کی قدرت اور قبضہ	۳	۲۹	پانچ چیزیں	۲۲
۶	اللہ تعالیٰ کے فرشتے	۳	۳۰	اللہ کے ذکر کے فضائل	۲۲
۷	آسمانوں کا نظام	۴	۳۱	انا مع عبدی ماذکرنی	۲۳
۸	اللہ تعالیٰ کی بڑائی	۴	۳۲	جنت کی نعمتیں	۲۴
۹	اللہ تعالیٰ کی نعمتیں	۵	۳۳	یاقوت کا ستون	۲۵
۱۰	انسان کا مقصد	۶	۳۴	جنت کا کھانا	۲۶
۱۱	انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد	۶	۳۵	جنت کے باغات	۲۶
۱۲	گزشتہ قوموں کا ذکر	۶	۳۶	جنت کے پھل	۲۷
۱۳	حضرت محمد ﷺ کی عظمت اور آپ کے معجزے	۹	۳۷	جنت کے لباس اور سواریاں	۲۷
۱۴	کامیابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہے	۱۲	۳۸	جنت کا موسم	۲۸
۱۵	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند	۱۲	۳۹	جنت کا بازار	۲۸
۱۶	پانچ اندھیرے پانچ چراغ	۱۳	۴۰	پرندے	۲۸
۱۷	چار خیر کی چیزیں	۱۴	۴۱	جنت کی نہریں	۲۸
۱۸	پانچ قیمتی چیزیں	۱۴	۴۲	جنت میں چشمے	۲۹
۱۹	دنیا کی زندگی بہت قیمتی ہے	۱۴	۴۳	جنتی کی صفات	۳۰
۲۰	چار آنکھوں پر جہنم حرام ہے	۱۵	۴۴	اللہ تعالیٰ قرآن سنائیں گے	۳۱
۲۱	اللہ تعالیٰ کے کرم کے واقعات	۱۵	۴۵	اللہ تعالیٰ کا دیدار	۳۱
۲۲	دنیا امتحان گاہ ہے	۱۸	۴۶	اللہ تعالیٰ کا اعلان	۳۱
۲۳	قبر کے تین سوال	۱۹	۴۷	چند دعائیں	۳۲
۲۴	قیامت کے پانچ سوال	۱۹	۴۸	جہنم اور اس کی سزائیں	۳۲

نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۹	جہنم کے دروازے اور طبقات	۳۳	۷۴	چار کاموں سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے	۵۰
۵۰	جہنمیوں کی جسامت	۳۴	۷۵	دعوت کے عمل سے چار قوموں میں ہدایت آئے گی	۵۰
۵۱	جہنم کا کھانا پینا	۳۵	۷۶	عالمی فکر کا مذاکرہ	۵۱
۵۲	لوہے کے گرز	۳۶	۷۷	آپس کے جوڑ کا مذاکرہ	۵۸
۵۳	جہنمیوں کے چہرے	۳۶	۷۸	نقد جماعت نکالنے کا نسخہ	۶۲
۵۴	چیخنا چلانا	۳۶	۷۹	چھ نمبر۔ ستہ صفات	۶۵
۵۵	چند دعائیں	۳۷	۸۰	پہلا نمبر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ	۶۶
۵۶	زندگی غیر یقینی ہے	۳۷	۸۱	کلمہ کے فضائل	۷۲
۵۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل	۳۸	۸۲	دوسرا نمبر نماز	۷۵
۵۸	امت کے فضائل	۳۹	۸۳	فضائل نماز	۷۶
۵۹	امت کی گواہی	۴۰	۸۴	تیسرا نمبر علم و ذکر	۷۹
۶۰	امت کی ذمہ داری	۴۱	۸۵	فضائل علم	۸۰
۶۱	صحابیات کی قربانی	۴۱	۸۶	ذکر کا مقصد	۸۳
۶۲	آج کے دور کی مسلمان خواتین کی ذمہ داری	۴۲	۸۷	فضائل ذکر	۸۳
۶۳	نیک عورت کے فضائل	۴۳	۸۸	۱۔ تیسرا کلمہ	۸۵
۶۴	تشکیل	۴۴	۸۹	۲۔ درود شریف	۸۶
۶۵	چند نکات	۴۵	۹۰	۳۔ استغفار	۸۷
۶۶	۱۔ انسان کیا ہے؟	۴۵	۹۱	چوتھا نمبر اکرام مسلم	۸۸
۶۷	۲۔ تبلیغ کیا ہے؟	۴۵	۹۲	اکرام مسلم کے فضائل	۹۰
۶۸	۳۔ مجاہدہ کیا ہے؟	۴۶	۹۳	پانچواں نمبر تصحیح نیت	۹۵
۶۹	۴۔ دشمن کون ہیں؟	۴۷	۹۴	تصحیح نیت کے فضائل	۹۶
۷۰	۵۔ دین کیا ہے؟	۴۷	۹۵	چھٹا نمبر دعوت و تبلیغ	۹۹
۷۱	۶۔ کلمہ کے فرائض	۴۸	۹۶	تبلیغ و دعوت کے فضائل	۱۰۱
۷۲	۷۔ داعی کی صفات	۴۸			
۷۳	داعی کو چار جھٹکوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے	۵۰			

انگریزی بیان کا اردو ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا شکر:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں انسان بنایا۔ مسلمان ہونے کا شرف بخشا اور ہمیں حضرت محمد ﷺ کی امت میں سے پیدا کیا۔ حضرت محمد ﷺ افضل ترین نبی ہیں اور یہ امت بھی افضل ترین امت ہے فرمایا کہ تمام انبیاء پر جنت حرام ہے جب تک ہمارے نبی اس میں داخل نہ ہوں اور یہ تمام امتوں پر حرام ہے جب تک یہ امت اس میں داخل نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کی ذات کا یقین:

ہمیں اللہ سبحانہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں ایمان کی دولت سے نوازا۔ ایمان کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اسی کی تمام قدرتوں اور صفات کے ساتھ ماننا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایمان کا کلمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑے ہیں (اللہ اکبر) اور اس کا ذکر بھی بہت بڑا ہے (وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَر) اس نے تمام زمینوں تمام آسمانوں اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے پیدا کیا ہے اس نے چھوٹی سے چھوٹی چیز جیسے ذرہ اور بڑی سے بڑی چیز جیسے پہاڑ پیدا کیے ہیں اس کا تمام چیزوں پر پورا کنٹرول ہے اگر ایک کالی چیونٹی

کالے پتھر کے نیچے کالی رات میں ہو تو اللہ تعالیٰ کی ذات اسے جانتی ہے دیکھتی ہے اور رزق دیتی ہے۔ ہر چیز اس کے حکم سے کام سرانجام دے رہی ہے یہاں تک کہ ایک پتا بھی اس کی مرضی کے بغیر درخت سے زمین پر نہیں گرتا۔ روئے زمین پر کل کتنے درخت ہیں ان پر کتنے پتے ہیں۔ سمندروں میں کتنا پانی ہے کتنے قطرے ہیں خشکی میں کتنی ریت اس کے کتنے ذرے کتنے پہاڑ ان میں کتنے پتھر ہیں ان سب کا اللہ کو علم ہے۔

اللہ سے ہونے کا یقین:

(۱) آگ میں جلانے کی صفت اللہ نے رکھی ہے جب اللہ چاہتے ہیں جلاتی ہے جب نہیں چاہتے نہیں جلاتی۔ جیسے حضرات ابراہیم علیہ السلام کو نہیں جلایا۔ بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمایا کرتے کہ وہ چالیس دن جو میرے آگ میں گزرے بہترین دن تھے۔

(۲) چھری کاٹتی ہے یہ صفت اللہ نے رکھی ہے۔ جب نہ چاہیں تو نہیں کاٹتی۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوری طاقت سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ذبح کرنا چاہا لیکن چھری نے ایک بال بھی نہیں کاٹا۔

(۳) پانی میں ڈبونے کی طاقت اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے اگر اللہ سبحانہ تعالیٰ ڈبونے کی صفت سلب کر لیں تو پانی ڈبو نہیں سکتا یہ بات اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون بادشاہ کے دور میں دکھائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لشکر پانی کے بنائے ہوئے راستوں میں سے پار ہوا اور فرعون کے لشکر کو پانی نے ڈبو دیا۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور قبضہ:

ساری طاقتیں قدرتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وہ تمام جہانوں کا مالک خالق اور رب ہے۔ رَبُّ النَّاس اور رَبُّ الْعٰلَمِیْن ہے۔اس نے زمین کو پانی پر بچھایا۔زمین سے مختلف چیزوں کو اگایا۔ان میں رنگ اور ذائقے بھرے ایک ننھے سے بیج سے کتنے بڑے بڑے درخت بناتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فرشتے:

کاموں کے انجام دینے کے لیے اللہ نے ملائکہ کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے ان گنت فرشتے اللہ تعالیٰ نے بنائے بعض فرشتے بہت بڑے ہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام اتنے بڑے فرشتے ہیں کہ ان کا سر عرش معلیٰ سے ٹکرائے اور پاؤں تحت الثریٰ میں لگے، ان کے ٦٠٠ بازو ہیں اگر دو باز کھول دیں تو مشرق ومغرب ڈھک جائے۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام اتنے بڑے ہے کہ تمام جانداروں کی روحیں ان کے ہاتھ میں ایسے جیسے سامنے پلیٹ میں پڑے دانے۔

حضرت میکائیل علیہ السلام اتنے بڑے کہ اگر تمام سمندروں کا پانی ان کے سر پر ڈال دیا جائے تو ایک قطرہ نیچے نہ گرے۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام اتنے بڑے صور کو منہ میں لیے ہوئے ہیں جس میں

تمام زمین وآسمان آجائے جتنے جاندار اتنے اس صور میں سوراخ قیامت کو اس میں پھونک ماریں گے پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر روئی کے گالوں کی طرح سے اڑیں گے۔ گویا ہر چیز نیست ونابود ہو جائیگی۔

آسمانوں کا نظام:

اللہ جل شانہ نے سات آسمان بنائے جو بہت بڑے اور مضبوط ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے بغیر ستونوں کے کھڑا کیا اور ان میں کوئی نقص نہیں آتا۔

پہلا آسمان اتنا بڑا کہ اس کے مقابلے میں ساتوں زمینیں ایسے ہیں جیسے بہت بڑے گراؤنڈ میں گیند پڑی ہو۔ دوسرا آسمان اتنا بڑا ہے کہ اس کے مقابلے میں پہلا آسمان ایسے جیسے گراؤنڈ میں گیند ہو تیسرا آسمان اتنا بڑا کہ دوسرا آسمان اس کے مقابلے میں ایسے جیسے گراؤنڈ میں گیند ہو اور اسی طرح سے ساتوں آسمانوں کی بڑائی اوپر والے کے مقابلے میں گیند کی سی حیثیت تمام ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اللہ تعالیٰ کے عرش کے مقابلے میں گیند کی مانند ہیں عرش اللہ کی ''کرسی'' کے مقابلے میں گیند کی مثال ہے۔

وسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض۔

اللہ تعالیٰ کی بڑائی

جب اللہ تعالیٰ کے نظام اتنے بڑے ہیں تو اللہ سبحانہ تعالیٰ کتنے بڑے ہوں گے۔

''اللہ اکبر'' وہ کبھی نہ اونگھتا ہے' نہ سوتا ہے۔ لَاتَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ
''وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ نہ اس کی کوئی رشتہ داری ہے۔ وہ بے نیاز ذات ہے۔'' (سورۂ بقرہ)

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں

اس نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ اس کی نعمتیں بے شمار ہیں گنتی سے باہر ہیں۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَاتُحْصُوْهَا اس نے انسان کو خوب صورت بنایا لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ○

عقل اور دماغ یا کوئی کمپیوٹر دماغ کی طرح نہیں ہے یہ زبان کی ترجمانی کرتا ہے۔ اردو' انگریزی' عربی' پشتو' سندھی' بلوچی جو زبان چاہے محفوظ کرتا ہے اور بولتا ہے۔ ہمارا دل ہر وقت خون پمپ کر رہا ہے روزانہ ایک لاکھ مرتبہ دھڑکتا ہے۔ روزانہ ۷۰۰۰ لیٹر خون پمپ کرتا ہے۔

پھیپھڑے روزانہ بیس ہزار دفعہ سانس لیتے ہیں اور ۷۰۰۰ لیٹر آکسیجن اندر لے جاتے ہیں اور ۷۰۰۰ لیٹر کاربن ڈائی آکسائیڈ باہر پھینکتے ہیں۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ۔

اللہ پاک نے جسم میں جوڑ لگائے اگر ایک جوڑ کہنی کا نہ ہو تو کام کرنا کھانا پینا کپڑے دھونا مشکل ہو جائے یہ تمام چیزیں انسان کے لیے بنائیں مختلف پھل' سبزیاں' گوشت' انڈے ہمارے لیے چاند' سورج ستارے' زمین' آسمان' دریا' پہاڑ' سمندر' ہوا'

پانی' آگ' پرندے' جانور تمام انسان کے لیے پیدا کیے فرمایا اگر نعمتوں کا شکر کرو گے اللہ تعالیٰ نعمتیں اور بڑھائیں گے۔

انسان کا مقصد

کائنات کی تمام مخلوق انسان کی خدمت کے لیے بنائی اور اس کو اپنی عبادت کے لیے بنایا۔ قرآن میں فرمایا:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ○

''ہم نے انس و جن کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا''

انبیا علیہم السلام کی بعثت کا مقصد

صحیح عبادت کرنے اور زندگی گزارنے کا طریقہ بتانے کے لیے اللہ رب العزت نے انبیا علیہم السلام کو بھیجا۔ ۲۶ مشہور انبیا علیہم السلام کے نام قرآن میں ذکر کیے گئے ہیں۔ تمام نبیوں نے آواز لگائی کہ یَآ اَیُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْن

''اے لوگو! کلمہ پڑھ لو کامیاب ہو جاؤ گے۔''

گزشتہ قوموں کا ذکر

حضرت نوح علیہ السلام کو قوم نوح کی طرف بھیجا۔ ۹۵۰ سال تبلیغ کی صرف ۸۰ یا ۸۲ لوگ ایمان لائے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖۤ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ

''دن رات پکارا نہ مانے۔فرمایا کہ توبہ کرلو اللہ چار انعام دیں گے۔''

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا)

''(۱) تمہارے گناہ معاف کرے گا۔(۲) رحمت کی بارش برسائے گا۔(۳) مال اور اولاد سے مدد کرے گا۔(۴) باغ لگائے گا نہریں بہائے گا۔''

قوم نہ مانی۔آخر دعا کی (رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا) حضرت ہود علیہ السلام کو قوم عاد کی طرف بھیجا۔ (وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ) یہ بہت مضبوط قوم تھی لمبے تڑنگے ۴۰ ہاتھ لمبے ۱۰ ہاتھ چھوڑے جسم والے۔ درختوں کو ہاتھ سے پکڑ کر زمین سے نکال دیں۔حضرت ہود علیہ السلام نے بہت سمجھایا کہ اصل طاقتور اللہ ہے۔اللہ کی مانو۔نہ مانے آخر عذاب آیا کالے بادل آئے اور آگ برسی۔طوفان آیا اور ہوا نے ان کو پٹخ پٹک کر مارا۔

حضرت صالح علیہ السلام کو قوم ثمود کی طرف بھیجا۔

(وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ)ط

قوم کو بلایا لیکن نہ مانی۔ایک معجزہ مانگا۔پہاڑ سے گابھن اونٹنی نکلے اور بچہ دے اللہ نے یہ بھی پورا کیا اور فرمایا یہ نَاقَةُ اللّٰهِ ہے اس کو تنگ نہ کرنا ورنہ اللہ کا عذاب آئے گا۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوَاهَا اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا ... فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا (الشمس)

اونٹنی ان کا سارا پانی پی جاتی سارے غلے کھا جاتی۔ آخر ایک شقی نے اس کو ذبح کر دیا اللہ کا عذاب آیا اس قوم نے پہاڑوں میں گھر بنائے تھے اور کہتے تھے کہ یہاں نہ پانی آ سکتا ہے نہ ہوا کا اثر ہو سکتا ہے اللہ نے ایک فرشتہ بھیجا اور اس نے چیخ ماری اور ساری قوم کے کلیجے پھٹ گئے۔

قوم سباء یمن میں تجارت پیشہ تھی زبردست زراعت کا نظام تھا۔ بند بنائے باغات لگائے۔ خالی ٹوکرا اگر سر پر رکھ کر ان کے نیچے سے گزرے تو پھلوں سے بھر جائے۔ نہ مچھر، نہ سانپ، نہ مکھی۔ بہت اعلیٰ موسم۔ تمام نعمتیں اللہ نے دیں نبی کی بات نہیں مانی اللہ نے دو سفید چوہے بھیجے انہوں نے ڈیم توڑے اور تمام علاقہ تباہ ہو گیا مدینہ منورہ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی زراعت پیشہ تھے لیکن اللہ اور اس کے نبی ﷺ کی مان کر کامیاب ہوئے۔

قوم شعیب علیہ السلام تجارت کرتی تھی۔ ناپ تول میں کمی کی۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے سمجھایا کہ ایسا نہ کرو نہ مانے آخر ایک زلزلہ آیا اور پوری قوم تباہ ہوئی جب کہ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تاجر تھے لیکن دین پر چل کر دنیا و آخرت میں کامیاب ہوئے۔

نظام حکومت سب سے بڑا نظام فرعون، نمرود، قارون بڑے بادشاہ آئے۔ حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کی طرف آئے دعوت دی لیکن یہ حکومت والے نہ

مانے اور ناکام ہوئے حضرت سلیمان اور حضرت یوسف علیہ السلام بھی حکومت کرتے تھے لیکن دین پر چل کر کامیاب ہوئے۔

آخر میں حضرت محمد ﷺ تشریف لائے سب سے اعلیٰ نبی ﷺ ہیں۔ آپ تمام دنیا کے تمام وقتوں کے تمام زمانوں کے اور تمام مخلوق کے نبی ﷺ ہیں۔

حضرت محمد ﷺ کی عظمت اور آپ کے معجزے

(۱) ایک دفعہ ایک کافر ہاتھ میں کچھ چھپا کر لایا اور پوچھا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ بتا دیں کہ میرے ہاتھ میں کیا ہے۔ تو ایمان لے آؤں گا آپ نے ارشاد فرمایا اور کنکریاں بول پڑیں اور اس شخص نے کلمہ پڑھ لیا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

(۲) ایک دفعہ ایک کافر مردہ جانور (گوہ) لایا اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر یہ جانور گواہی دے کہ آپ اللہ کے نبی ہی تو میں ایمان لے آؤں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ جانور اٹھا اور گواہی دی۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

گوہ نے مزید کہا جو آپ کو مانے گا جنت میں جائیگا جو آپ کا انکار کرے گا جہنم میں جائیگا۔

(۳) ایک دفعہ حضور اقدس صلعی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک سرکش اونٹ تھا لوگوں نے کہا آپ ادھر نہ جائیں اونٹ آپ کو تکلیف پہنچائے گا

آپ نے اونٹ کو اشارہ کیا وہ جھکتا ہوا آیا آپ نے اس کی نکیل ڈالی اور اس کے مالک کو پکڑا دیا کہ یہ لو اب یہ سرکشی نہیں کرے گا۔

(۴) ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باہر رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے کوئی پردہ نہیں تھا آپ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ جاؤ ان جھاڑیوں سے کہو کہ پردہ کریں نبی نے فراغت کرنی ہے انہوں نے جا کر جھاڑیوں کو کہا جھاڑیاں زمین چیرتی ہوئی آئیں اور پردہ کر دیا تب آپ نے رفع حاجت کی۔

(۵) شروع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور کے تنے کا سہارا لگا کر خطبہ دیتے تھے جب ممبر بن گیا تو ممبر پر بیٹھے وہ خشک تنا زار و قطار رونے لگا ہچکیاں لینے لگا صحابہ رضی اللہ عنہم نے آواز سنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور اسے تسلی دی اور وہ خاموش ہو گیا۔

(۶) حضرت علی رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر تھا جہاں سے ہم گزرتے درختوں اور پتھروں سے آواز آتی۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ ط

(۷) ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ وسلم سفر پر تھے ایک دیہات میں سے گزرے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! یہاں ایک لڑکی ہے اس کو جن کا سایہ ہے پاگل بنی رہتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو بلاؤ وہ آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب ہو کر فرمایا کہ دیکھو جن میں اللہ کا رسول ہوں تمہیں حکم دیتا ہو کہ اس کو چھوڑ کر چلے جاؤ

اس حکم پر وہ جن چلا گیا اور لڑکی اسی وقت ٹھیک ہوگئی اور ایک طرف ہوکر پردہ کرلیا۔

(۸) ایک دفعہ کافروں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ چاند کے دو ٹکڑے کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف اشارہ کیا اس کے دو ٹکڑے ہوگئے لوگوں نے صاف اس کو دیکھا۔

(۹) ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تھے صحابہ رضی اللہ عنہم ساتھ تھے پانی ختم ہوگیا تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پیاسے ہوگئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا پیالہ منگوایا جس میں تھوڑا سا پانی تھا آپ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھا آپ کی انگلیوں سے پانی جاری ہوگیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے سیر ہوکر پیا اور برتن بھر لیے۔

(۱۰) جنگ خندق کے دوران تمام صحابہ رضی اللہ عنہم بھوکے تھے پیٹوں پر پتھر باندھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پتھر باندھے ہوئے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے تھوڑا سا کھانا تیار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے تھوڑا سا کھانا بنایا ہے۔ آپ چند ساتھیوں کے ساتھ آ کر نوش فرمالیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہہ دیا کہ چلو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپ کی دعوت کی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ بہت پریشان ہوئے کیوں کہ کھانا تھوڑا تھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعداد اس وقت تقریباً ایک ہزار تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا ڈھکوا دیا اور اللہ کے نام سے خود تقسیم کرنا شروع کیا تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے سیر ہوکر کھالیا۔ کھانا ابھی باقی تھا۔

کامیابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہے:

ہماری کامیابی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔
”اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔“

ہمیں ہر طریقہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنی ہے ان کی پسند کو اپنی پسند بنانا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند

ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کی مجلس میں تشریف فرما تھے۔آپ نے فرمایا مجھے تین چیزیں محبوب ہیں(۱)خوشبو(۲)عورتیں(اپنے نکاح میں)(۳)میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں:(۱)آپ کے چہرہ کا دیکھنا(۲)آپ پر مال خرچ کرنا(۳)اور یہ کہ میری بیٹی آپ کے نکاح میں ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے تین چیزیں محبوب ہیں:(۱)امر بالمعروف(۲)نہی عن المنکر(۳)پرانا کپڑا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے تین چیزین محبوب ہیں: (۱) بھوکوں کو کھانا کھلانا (۲) ننگوں کو کپڑا پہنانا (۳) قرآن کی تلاوت۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے تین چیزیں محبوب ہیں (۱) مہمان کی خدمت (۲) گرمی کا روزہ (۳) دشمن پر تلوار۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا اگر میں دنیا والوں میں ہوتا تو تین چیزیں پسند کرتا (۱) غریب عبادت گزاروں سے محبت کرنا (۲) مفلس عیال داروں کی مدد کرنا (۳) بھولے ہوؤں کو راستہ دکھانا۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کی تین چیزیں محبوب ہیں (۱) طاقت کا خرچ کرنا جان و مال سے (۲) فاقہ پر صبر کرنا (۳) گناہوں پر ندامت کے ساتھ رونا۔

پانچ اندھیرے پانچ چراغ

یہ دنیا دار العمل ہے اور آخرت دار الجزا ہے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچ اندھیرے ہیں اور پانچ ہی ان کے چراغ ہیں۔

(۱) دنیا کی محبت اندھیرا ہے تقویٰ اس کا چراغ ہے۔
(۲) گناہ اندھیرا ہے توبہ استغفار اس کا چراغ ہے۔
(۳) قبر اندھیرا ہے کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس کا چراغ ہے۔

(۴) پل صراط اندھیرا ہے یقین اس کا چراغ ہے۔
(۵) آخرت اندھیرا ہے نیک اعمال اس کا چراغ ہے۔

چار خیر کی چیزیں

جس انسان کو چار چیزیں مل گئیں اس کو دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی۔
(۱) زبان جو اللہ کا ذکر کرنے والی ہو۔
(۲) دل جو اللہ کا شکر کرنے والا ہو۔
(۳) جسم جو دین کے لیے مشقت برداشت کرنے والا ہو۔
(۴) نیک ساتھی یعنی نیک بیوی۔

پانچ قیمتی چیزیں

سیانوں و دانا لوگوں نے کہا کہ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو۔
(۱) زندگی کو موت سے پہلے۔ (۲) صحت کو بیماری سے پہلے۔
(۳) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔ (۴) خوش حالی کو تونگری سے پہلے۔
(۵) فرصت کو مصروفیت سے پہلے۔

دنیا کی زندگی بہت قیمتی ہے

یہاں ہم جتنے چاہیں نیک اعمال کر سکتے ہیں ہم یہاں توبہ استغفار کر سکتے ہیں کل قیامت کو اس کا سوال ہوگا کہ جسم کیسے استعمال کیا آنکھ سے کیا دیکھا کانوں سے کیا سنا

زبان سے کیا بولا توبہ کرنے کا قرآن میں حکم موجود ہے۔

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ط (فرمایا)

چار آنکھوں پر جہنم حرام ہے

(۱) وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں جاگی ہو۔
(۲) وہ آنکھ جو اللہ کے راہ میں ضائع ہوگئی ہو۔
(۳) وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی ہو۔
(۴) وہ آنکھ جو غیر کے دیکھنے سے رک گئی ہو۔

دو محبوب قطرے دو محبوب گھوٹ اور دو محبوب قدم
اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں

دو قطرے ایک خون کا جہاد میں جسم سے گرے دوسرا آنسو کا قطرہ جو خوف خدا سے آنکھوں سے گرے۔

دو گھونٹ ایک غصہ کا گھونٹ دوسرا غم کا گھونٹ جو صبر سے نگل لیے جائیں۔

دو قدم ایک نماز کے لیے اٹھنے والا قدم دوسرا صلہ رحمی کے لیے اٹھنے والا قدم۔

اللہ تعالیٰ کے کرم کے واقعات

اللہ سبحانہ وتعالیٰ بہت رحیم کریم ہیں بعض اوقات وہ معمولی عمل پر بخش دیتے ہیں۔

(۱) ایک دفعہ بہت گناہ گار فاحشہ عورت سفر پر جا رہی تھی راستے میں ایک کنویں

کے قریب پیاسے کتے کو دیکھا اپنے دوپٹے کے ساتھ جوتا باندھ کر پانی نکالا اوراسے پلایا اللہ نے اس عمل پراس کی بخشش کردی۔

(۲) ایک دفعہ بلخ کا ظالم بادشاہ سفر پر جارہا تھا اس نے ایک خارشی بیمار کتے کو دیکھا جوسردی سے کانپ رہا تھا ترس آ گیا نوکروں کو حکم دیا کہ اس کو اٹھا کر لے چلو گھر میں جا کراس کا علاج کیا گرمی پہنچائی خواب میں اس نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے نزدیک تو کتا تھا یعنی کتوں والے عمل کرتا تھا ہم نے ایک کتا تجھے دیا جس پر ہم نے تیری بخشش کردی۔

(۳) ایک بہت گناہ گار آدمی تھا مرتے وقت اپنے بیٹوں کو نصیحت کی کہ میرے جسم کو جلا کر راکھ بنا کر پانی میں ہوا میں اور جنگل میں اڑادینا بیٹوں نے ایسا ہی کیا اللہ قادر ہے اس نے ذروں کو جمع کر کے زندہ کیا اوراپنے سامنے کھڑا کیا پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا اس نے جواب دیا اے اللہ آپ کے ڈر سے اللہ نے فرمایا جا میں نے بخش دیا۔

(۴) قیامت کے دن اللہ پاک دوشخصوں کو حکم دیں گے جاؤ جہنم میں ایک دوڑ لگادے گا دوسرا پیچھے مڑمڑ کر دیکھے گا اللہ پاک دونوں کو واپس بلائیں گے اور پوچھیں گے تم کیوں دوڑے وہ کہے گا اے اللہ دنیا میں تیری نافرمانی کی خیال کیا کہ آج تو جلدی سے حکم پورا کردوں دوسرا کہے گا اے اللہ میں نے دنیا میں آپ کی رحمت کے متعلق سنا تھا تو میں آپ کی رحمت کی طرف دیکھ رہا تھا اللہ فرمائیں گے جاؤ دونوں جنت میں۔

(۵) قیامت کے دن ایک شخص کی ایک نیکی کم ہو جائیگی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ نیکی لاؤ ورنہ جہنم میں جاؤ وہ میدان حشر میں پھرے گا تمام رشتہ داروں کو اپنی محبت جتلائے گا کوئی ایک نیکی نہ دے گا سب کہیں گے ہمیں اپنی فکر ہے آخر ایک شخص ملے گا اس کے پاس صرف ایک نیکی ہوگی وہ کہے گا آپ کی ایک نیکی کم ہے میرے پاس ہے ایک نیکی جاؤ لے جاؤ تاکہ آپ کا کام ہو جائے اللہ پاک نیکی دینے والے کو بلائیں گے تو مجھ سے بھی زیادہ سخی بنتا ہے جاؤ دونوں جنت میں۔

(۶) ایک ظالم آدمی نے ۹۹ قتل کیے ایک عالم (پادری) کے پاس گیا اور پوچھا کیا میری بخشش ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا نہیں ظالم نے اس کو بھی قتل کر دیا۔ ۱۰۰ قتل پورے کر دیئے پھر ایک دوسرے عالم کے پاس گیا اس نے کہا ہاں تیری بخشش ہو سکتی ہے اللہ بہت رحیم ہے جاؤ فلاں بستی میں نیک لوگوں رہتے ہیں وہاں چلے جاؤ رستے میں وہ مر گیا۔ جنت اور جہنم دونوں کے فرشتے لینے آئے فاصلہ ناپا بستی کی طرف فاصلہ کم نکلا اور جنت کے فرشتے اسے لے گئے۔

(۷) قیامت کی روز ایک شخص ہوگا جس کے ننانوے دفتر گناہوں سے بھرے ہوئے ہوں گے کسی گناہ کا انکار نہیں کر سکے گا اللہ کہیں گے تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے جا اس کو تلوا لے کاغذ کا ٹکڑا جس پر کلمہ لکھا ہوگا وہ وزنی نکلے گا۔

(۸) اللہ پاک کا موسیٰ علیہ السلام کو فرمانا کہ اگر قارون میرے سے معافی مانگتا تو ضرور معاف کر دیتا۔

(۹) ایک بدو کا اللہ کی تعریف کرنا کہ میں تیری کنگھی کرتا تیری خدمت کرتا وغیرہ۔ موسیٰ علیہ السلام ناراض ہو گئے اللہ پاک نے فرمایا تو نے ہمارے بندے کو خاموش کر دیا وہ جیسے کیسے تھا میری یاد کر رہا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے واپس آ کر اس کو راضی کیا وہ پھر اللہ کو یاد کرنے لگا۔

دنیا امتحان گاہ ہے

یہ دنیا امتحان کی جگہ ہے جیسے طالب علم کمرہ امتحان میں ہوتے ہیں وہ پرچے حل کرتے ہیں جب وقت پورا ہو جاتا ہے تو ان سے پرچے لے لیے جاتے ہیں ایسے ہی ہم اس دنیا میں امتحان میں ہیں جو کچھ ہم نے کیا بولا سوچا فرشتے ''کراما کاتبین'' یہ سب لکھتے ہیں قیامت کے دن یہ عمال کی کتاب ہمیں دی جائیگی اور کہا جائیگا پڑھو:

اِقْرَاْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا (بنی اسرائیل ۱۷/۱۴)

وہ کہے گا:

مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا (الکہف)

ہم اپنے عمال کے بقدر پاس یا فیل ہوں گے جیسے دنیا میں امتہان کے بعد (VIVA) ہوتا ہے ایسے ہی قبر میں اور قیامت کے دن VIVA ہوگا تین سوال قبر میں اور پانچ سوال حشر میں ہوں گے اور انسان اس وقت تک ہل نہیں سکے گا جب تک ان سوالوں کا جواب نہ دے لے۔

قبر کے تین سوال:

(۱) تمہارا رب کون ہے؟ (۲) تمہارا دین کیا ہے؟
(۳) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟

قیامت کے پانچ سوال

(۱) زندگی کیسے گزاری؟ (۲) جوانی کیسے گزاری؟
(۳) مال کیسے کمایا؟ (۴) مال کیسے خرچ کیا؟
(۵) اپنے علم پر کیا عمل کیا؟

چار شخصوں کا عذر اور ان کا جواب

قیامت کے دن کچھ لوگ عذر پیش کریں گے امیری، غریبی، بیماری اور غلامی کا عذر کریں گے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے نیک بندوں کو بلائیں گے اور ان کی عذرون کا جواب دیں گے۔

(۱) امیر لوگ کہیں گے ہمارے دولت نے ہمیں مصروف رکھا لہٰذا عبادت نہ کر سکے اللہ پاک حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلائیں گے اور فرمائیں گے ان کے پاس حکومت تھی اور تمہارے سے زیادہ مال تھا انہوں نے میری عبادت نہیں چھوڑی۔

(۲) بیمار لوگ ہیں گے ہم بیمار تھی اللہ پاک حضرت ایوب علیہ السلام کو بلائیں گے

اور فرمائیں گے کہ یہ تم سے کہیں زیادہ بیمار تھے لیکن انہوں نے عبادت نہیں چھوڑی۔

(۳) غلام کہیں گے ہم تو آزاد نہ تھے اس لیے آپ کا حکم کیسے پورا کرتے اللہ رب العزت حضرت یوسف علیہ السلام کو بلائیں گے اور فرمائیں گے یہ بھی غلام تھے اور مجبور کیے گئے تھے لیکن انہوں نے میرے حکم کو نہیں توڑا۔

(۴) غریب لوگ کہیں گے ہم غریب تھے غربت کی وجہ سے آپ کا ذکر وعبادت نہیں کر سکے اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلائیں گی اور ان کے اس عذر کا جواب دیں گے کہ یہ تم سے بھی زیادہ غریب تھے یہاں تک کہ ان کے پاس گھر بھی نہیں تھا انہوں نے میری اطاعت نہیں چھوڑی اس طرح چارون قسم کے لوگ ناکام اور لاجواب ہو جائیں گے اور ان کو جہنم میں پھینک دیا جائیگا۔

(آتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام باقی انبیا علیہم السلام سے چالیس سال بعد جنت میں جائیں گے۔ (بوجہ بادشاہت) اور غریب لوگ ۵۰۰۰ سال پہلے جنت میں جائیں گے۔

انسان مسافر ہے

اس دنیا میں ہم مسافروں کی طرح سے ہیں پہلے ہماری روحیں عالم ارواح میں تھیں پھر ماں کے پیٹ میں اور پھر اس دنیا میں آئے یہاں سے قبر میں چلے جائیں گے پھر حشر مین اور بالآخر جنت میں یا جہنم میں قیام ہوگا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی نصیحتیں

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کو پانچ نصیحتیں کیں اور کہا کہ اپنی نسلوں کو بھی یہ باتیں پہنچادیں۔

(۱) اس دنیا پر کبھی مطمئن نہ ہونا میں جنت میں مطمئن ہو گیا تھا جو کہ ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی اور مجھے وہاں سے نکال دیا۔

(۲) اپنی بیویوں کی خواہشات پر کبھی عمل نہ کرنا میں نے اپنی بیوی کی خواہش پر عمل کرلیا تھا یعنی اس کے کہنے پر وہ پھل کھالیا تھا اس پر مجھے ساری مصیبت اٹھانا پڑی۔

(۳) کوئی عمل کرنے سے پہلے خوب سوچ لیا کرو اگر میں نے پھل کھانے سے پہلے اس کا انجام سوچ لیا ہوتا تو یہ مصیبت نہ آتی۔

(۴) ایسی چیز یا کام نہ کرو جس کے بارے میں دل میں کھٹکا ہو درخت کا پھل کھانے کے وقت میرا دل بھی مضطرب تھا لیکن میں نے خیال نہ کیا پھر افسوس کرنا پڑا۔

(۵) اہم امور میں مشورہ کرلیا کرو اگر میں بھی فرشتوں سے پہلے مشورہ کر لیتا تو یہ انجام نہ دیکھنا پڑتا۔

دنیا عارضی ہے:

یہ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے یہ اعمال کرنے کی جگہ ہے یہاں ہماری کوشش زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی ہونی چاہئے ہمیں اللہ کے احکامات پورا کرنے کی فکر

ہونی چاہئے سب سے ضروری ایمان ہے پھر نماز ہے جو کہ دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے اللہ پاک کا قرآن میں ارشاد ہے کہ

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا...... وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا...... قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝

پانچ چیزیں

حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے پانچ چیزوں کو تلاش کیا اور ان کو پانچ جگہ پایا۔

(۱) رزق کی برکت چاشت کی نماز میں ملی۔
(۲) قبر کی روشنی تہجد کی نماز میں ملی۔
(۳) منکر نکیر کے سوالوں کا جواب قرأت میں پایا۔
(۴) پل صراط سے پار ہونا روزہ اور صدقہ میں پایا۔
(۵) عرش کا سایہ خلوت میں پایا۔

اللہ کے ذکر کے فضائل:

اللہ پاک اس آدمی سے محبت کرتے ہیں جو دین کا علم حاصل کرے اور ذکر کرے حدیث قدسی کا مفہوم ہے کہ جب بندہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اگر وہ تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو تنہائی میں یاد کرتا

ہوں جب وہ مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر یعنی فرشتوں کی مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں جو آدمی بستر پر سوتے سوتے ذکر کرتا ہے تو ذاکرین میں شمار ہوتا ہے جب تک جاگ نہ جائے۔

ایک صحابی کے قول کے مطابق جب الحمد اللہ کہتا ہے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اللہ اکبر کا ثواب زمین و آسمان کی خلا کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ کا ثواب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حدیث کا مفہوم ہے کہ جب تک بندہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

انا مع عبدی ما ذکرنی

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ذکر کے علاوہ کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو اللہ کے عذاب سے زیادہ سے زیادہ بچائے کسی نے پوچھا جہاد سے بھی زیادہ ہاں کیوں کہ قرآن میں ہے۔

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

''اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔''

ہمیں اللہ پاک کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرنا چاہئے قرآن پاک میں ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۙ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (۳۳/۴۱-۴۲)

''اے مومنو! اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح و شام تسبیح کرو۔''

وہ گھر جن میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے ایسے چمکتے ہیں جیسے ستارے اور جن میں ذکر نہ ہو وہ اندھیرے ہوتے ہیں۔

قرآن کی تلاوت بہت بڑا ذکر ہے۔فرمایا تم میں بہترین وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے سورۂ فاتحہ ہر بیماری کا علاج ہے اور اس کے پڑھنے کا ثواب دو تہائی قرآن کے برابر ہے جیسے ہر چیز کا دل ہوتا ہے سورۂ یٰسین قرآن کا دل ہے س کا ثواب دس قرآن کے برابر ہے جو کوئی سورۂ واقعہ پڑھتا ہے اسے کبھی فاقہ نہیں ہوگا۔سورۂ ملک اپنے پڑھنے والے پر پر بچھائے گی اور عذاب قبر سے نجات دلائے گی سورۂ اخلاص کی تلاوت تین دفعہ کرنے کا ثواب پورے ایک قرآن کے پڑھنے کے برابر ہے جو کوئی اس کو ایک دفعہ پڑھتا ہے جنت میں ایک محل بنتا ہے جو دو دفعہ پڑھتا ہے دو محل جنت میں بنتے ہیں اور جنتی جنت کے دروازے کو ۴۰ سال تک دیکھتا رہے گا ایسے ہی نیک اعمال کا اجر جنت ہے۔

جنت کی نعمتیں

ادنیٰ جنت اس دنیا سے دس گنا بڑی ہوگی۔ جب مومن اس میں داخل ہوگا تو مندرجہ ذیل اعلان ہوگا۔

(۱) تم ہمیشہ تندرست رہو گے بیماری نہیں آئے گی۔
(۲) تم ہمیشہ زندہ رہو گے موت نہیں آئے گی۔
(۳) تم ہمیشہ نعمتوں میں رہو گے جو ختم نہیں ہوں گی۔

جنت سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنی ہوئی ہے اس کا سیمنٹ خوشبو اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اس کی مٹی زعفران ہیں۔

جنت کے آٹھ دروازے اور درجے ہیں۔

(۱) جنت الماویٰ	(۲) دار القرار
(۳) دار السلام	(۴) دار الخلد
(۵) جنت النعیم	(۶) جنت الفردوس
(۷) جنت عدن	(۸) جنت الکثیف (جنت مقعد)

جنت الماویٰ سب سے نیچے جنت عدن درمیان میں اور جنت الفردوس سب سے اوپر ہے فرشتوں اور نبیوں کا دفتر علیین ہوگا۔

یاقوت کا ستون

جو لوگ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہیں ان کو یاقوت کا ستون ملے گا۔ جس میں ستر ہزار کمرے ہوں گے وہ جنت والوں کے لیے ایسے چمکیں گے جیسے دنیا والوں کے لیے سورج چمکتا ہے جنت میں ایسے کمرے ہوں گے کہ ہر کمرے میں ۷۰ ہزار دستر خوان ہوں گے ہر دستر خوان پر ۷۰ ہزار کھانے ہوں گے ان کی خدمت کے لئے ۸۰ ہزار خوبصورت نوجوان پھر رہے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی۔

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ (سورہ طور) لُؤْلُؤًا مَّنْثُورًا (سورۂ الدہر)

جنت کا کھانا

جنتی کھانوں اور پھلوں کو لگا تار ۴۰ سال تک کھا تا رہے گا ہر لقمہ کا علیحدہ ذائقہ ہوگا ڈکار آئے گا کھانا ہضم ہو جائے گا خوشبو دار پسینہ آئے گا وہاں نہ رفع حاجت کا نہ پیشاب کا تقاضا ہوگا۔

لا یبولون ولا یتغوطون

جنت کے باغات

جنت میں باغات ہوں گے ہر باغ سو سال کی مسافت کے برابر ہوگا ان کے سایے گہرے ہوں گے ان پر کانٹے نہیں ہوں گے ان کے پتوں کا سائز ہاتھی کے کانوں کے برابر ہوگا ان کے پھل تو بتو لگے ہوں گے ایک کھجور کا گچھا ۱۲ ہاتھ کے برابر ہوگا۔

ایک کھجور کے دانے کسائز بڑے ڈول جتنا ہوگا دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھی اور مکھن سے زیادہ نرم ہوں گی اندر بیج اور گٹھلی نہیں ہوگی پودے کے تنے سونے کے ہوں گے انگوروں کے گچھے بہت بڑے ہوں گے ایک انگور کا سائز ایک بڑے ڈول جتنا ہوگا کسی صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ایک گچھا یا ایک دانہ میرے اور میرے کنبہ کے لیے کافی ہوگا آپ نے فرمایا ہاں تیرے اور تیرے پورے قبیلے کے لیے کافی ہوگا۔

باغوں کی شاخیں لمبی ہوں گی کھڑے ہونے پر اوپر ہو جائیں گے بیٹھنے اور لیٹنے پر اور نیچے ہو جائیں گی پھل کثرت سے ہوں گے کبھی ختم نہ ہوں گے کھانے پینے کی کوئی روک ٹوک نہیں ہوگی۔

وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَّلَا مَمْنُوعَةٍ (سورۂ واقعہ)

جنت کے پھل

پھل ایسے ہوں گے کہ ان کے اندر سے ریشم کے لباس اور حوریں نکلیں گی جنت کی گھاس سونے چاندی اور موتیوں کی ہوگی جنتی بہت خوبصورت ہوں گے ان کے داڑھی نہ ہوں گی یعنی اجرد وامرد ہوں گی آنکھیں سرمئی ہوں گی۔

جنت کے لباس اور سواریاں

جنت کے لباس کبھی پرانے نہ ہوں گے نہ پھٹیں گے۔

وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ (سورۂ حج)

''ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔''

سواری کے لیے یاقوت کے گھوڑے ہوں گے ان کے قدم اتنی دور پڑیں گے جتنی دور نظر جائے۔

جنت کا موسم

جنت کا موسم سہانا ہوگا جیسا گرمیوں میں صبح کے وقت ہوتا ہے۔

:لَا یَرَوْنَ فِیْھَا شَمْسًا وَّلَا زَمْھَرِیْرًا (سورۃ الدھر)

جنت کا بازار

جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں خوبصورت فوٹو (تصاویر) ہوں گے جس خوبصورت تصویر کو پسند کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ویسا بنا دیں گے۔

پرندے

جنت میں اڑتے پرندے ہوں گے جس کو کھانے کی نیت کرے گا وہ پرندہ خود بخود بھون کر سونے کی طشتریوں میں پیش ہو جائیگا کھانے کے بعد ہڈیاں دوبارہ پرندہ بن جائیں گی اور وہ اڑ جائے گا۔

وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَھُوْنَ ○ (واقعہ)

جنت کی نہریں

ہر جنت میں چار قسم کی نہریں بہہ رہی ہوں گی پانی کی، دودھ کی، شہد کی، شرباً طہورا کی۔

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ

''اس میں بہتی نہریں ہوں گی۔''

فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ

''اس میں پانی کی نہریں جس میں تغیر نہیں۔''

وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ

''اور دودھ کی نہریں جس کا ذائقہ نہ بدلے گا۔''

وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ

''اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے لذت ہیں۔''

وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى

''اور شہد کی نہریں جو صاف و شفاف ہوگا۔''

جنت میں چشمے

ہر جنت میں تین چشمے ہوں گے۔

فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ

''اس میں بہتے چشمے ہوں گے۔''

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۞ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ۞ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ۞ (سورۂ دہر)

وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ ۞ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۞ (سورۂ مطففین)

ان نہروں اور چشموں سے پینے کے لیے آنجورے ہوں گے چاندی کے برتنوں کا ذکر آیا ہے۔سورۂ دہر میں ہے۔

اوران کے پاس کھانے پینے کی چیزین پہنچانے کے لیے چاندی کے برتن لائے جائیں گے اور آنجورے بھی ہوں گے جو شیشے کے ہوں گے اور وہ شیشے چاندی کے ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب مقدار میں بھرا ہوگا۔''

شراب ایسی ہوگی جو سفید اور لذیذ ہوگی نہ اس میں سر درد ہوگا نہ اس سے عقل میں فطور آئے گا یعنی وہ پاکیزہ شراب ہوگی مقاتل کہتے ہیں شراب طہور جنت کے دروازوں کے باہر چشمہ ہوگا جس کے پینے سے انسان کے دل میں سے گندگی کینہ کھوٹ اور حسد نکل جائے گا جنت اللہ تعالیٰ کا مہمان خانہ ہے جنتی جو چاہیں گے ملے گا۔

جنتی کی صفات

جنتی مومن کا قد حضرت آدم علیہ اسلام کے برابر ہوگا یعنی ساٹھہا تھ (۹۰ فٹ تقریباً) حسن و جمال حضرت یوسف علیہ السلام جیسا ہوگا عمر و جوانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہوگی (۳۰۔۳۳ سال) خوش الحانی یعنی آواز حضرت داؤد علیہ السلام جیسی ہوگی برداشت حضرت یعقوب علیہ السلام جیسی ہوگی صبر حضرت ایوب علیہ السلام جیسا ہوگا اخلاق و عادات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ قرآن سنائیں گے

جنت میں کبھی کبھی اکٹھے ہوا کریں گے جنت میں حضرت داؤد علیہ السلام اپنی زبور پڑھیں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کا دل یعنی سورۂ یٰسین پڑھیں گے پھر حق سبحانہ وتقدس خود سورۂ رحمٰن سنائیں گے اس کے سننے سے جنتیوں کو اتنی خوشی ہوگی کہ اس سے پہلے اتنی خوشی حاصل نہ ہوئی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کا دیدار

اللہ پاک جنتیوں سے پوچھیں گے کہ اے میرے بندو تم اور کیا چاہتے ہو؟ جنتی کہیں گے کہ اللہ آپ نے ہمیں سب کچھ تو عطا کر دیا ہمیں اور کیا چاہیے؟ اس پر علماء اور انبیاء عرض کریں گے کہ اے اللہ ہم آپ کے زیارت کرنا چاہتے ہیں اللہ جل شانہ جنتیوں کو اپنی زیارت سے سرفراز فرمائیں گے اللہ رب العزت کی زیارت کے بعد جنت کی تمام نعمتیں ہیچ ہو جائیں گی یعنی دوسری نعمتیں زیارت کے مقابلے میں ایک کھیل لگیں گی اتنا مزہ آئے گا کہ جنتی آٹھ لاکھ سال تک اللہ کی زیارت کرتے رہیں گے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ (سُورۂ قیامۃ)

اللہ تعالیٰ کا اعلان

(۱) آخر میں اللہ تعالیٰ اعلان رمائیں گے کہ اور جنتیو! جنت میں ہمیشہ رہو گے میں تم سے ہمیشہ راضی رہوں گا کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

(۲) اب کبھی موت نہیں آئے گی۔
(۳) یہ نعمتیں اب کبھی ختم نہیں ہوں گی اس اعلان پر ان کی خوشی کو چار چاند لگے جائیں گے۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا (سورۂ رعد، ۳۵)
خَالِدِينَ فِيهَا
''اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

چند دعائیں

جب آدمی اللہ تعالیٰ سے تین دفعہ جنت کی دعا کرتا ہے تو جنت عرض کرتی ہے کہ اے اللہ اس کو جنت میں داخل کر دے۔
اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ
اگر آدمی تین دفعہ جہنم سے بچاؤ کی دعا کرتا ہے تو جہنم کہتی ہے ای اللہ اس کو جہنم سے پناہ دے دے۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ

جہنم اور اس کی سزائیں

جہنم کافروں کی سزا کی جگہ ہے گناہ گار بھی اس میں جائیں گے۔ یہ بہت سخت خطرناک، دردناک اور خوف ناک جگہ ہے فرمایا یہ کالی رات کی طرح سیاہ ہے

بہت سخت ہے روشنی نہیں ہے اس کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا سخت ہے اگر جہنمی کو جہنم کی آگ سے نکال کر دنیا کی آگ میں ڈالا جائے تو اسے نیند آ جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے جہنم بہت گہری ہے اگر ایک پتھر اس میں ڈالا جائے تو اس کے پیندے (تہہ) تک پہنچنے میں اس کو ستر سال لگیں۔ اس کی چار دیواریں ہیں ہر دیوار کی چوڑائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے جہنم کے سات دروازے ہیں۔

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿الحجر﴾

جہنم کے دروازے اور طبقات

بعض مفسرین نے سات طبقے بتائے ہیں ہر طبقہ کا علیحدہ علیحدہ دروازہ ہے یہ طبقے اس طرح ہیں۔

(۱) جحیم، (۲) جہنم، (۳) سعیر، (۴) سقر، (۵) حاویہ، (۶) لظی، (۷) حطمہ ہر طبقے میں علیحدہ علیحدہ سزائیں ہیں وہاں کچھ مخصوص حصے ہیں جن میں خاص عذاب اور سزائیں ہیں۔

۱۔ ایک گھر ہے جس کا نام غیا ہے۔ یَلْقَوْنَ اس میں اس قدر سخت عذاب ہے کہ باقی جہنم بھی اس سے ۴۰۰ دفعہ روزانہ پناہ مانگتی ہے۔

۲۔ ایک گھر ہے جس کا نام زَمْہریر ہے اس میں سردی کا عذاب ہے۔

۳۔ ایک کنواں ہے جس کا نام جُبُّ الحزن ہے یعنی غم کا کنواح۔

۴۔ایک کنواں ہے جس کا نام طینۃ الخبال جس میں پیپ بھرا ہوا ہے۔

۵۔ایک تالاب ہے جس کا نام حمیم ہے۔

يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۙ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝ (سورہ خان)

حمیم کے معنی ابلتا ہوا پانی ہے اس کا پانی اتنا گرم ہے کہ اس کے پینے سے منہ کا اوپر کا ہونٹ ناک تک چلا جائے گا اور نیچے کا ہونٹ پیٹ تک لٹک جائے گا انتڑیاں کٹ کر پخانے کے راستے سے نکل جائیں گی۔

وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ

(۶) ایک تالاب ہے جس کا نام غساق ہے

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝ (النبا،۲۴،۲۵)

یہ کافروں کے خون پسینہ اور پیپ سے بھرا ہوا ہے اگر غساق کا ایک بھرا ہوا ڈول دنیا میں ڈالا جائی تو اس کے اثر سے دنیا کے تمام لوگ سڑ جائیں۔

(۷) ایک تالاب ہے جس کا نام غسلین ہے **وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۙ** (سوۂ حاقہ،۳۶)

اس میں جہنمیوں کا دھواں ہے۔

جہنمیوں کی جسامت

جہنمی لوگوں کی جسامت بڑھادی جائے گی ان کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کا فاصلہ تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا کافروں کی جلدیں بیالیس گز موٹی ہوں گی دانت اور داڑھا اتنی بڑی ہوگی جتنا احد پہاڑ۔

جہنم کا کھانا پینا

ان کی بھوک بھی بڑھادی جائیگی۔ زقوم اور ضریع جیسی سخت اور کانٹے دار خوراک کھانے کو دی جائے گی۔

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِیْمِ (سورۃ واقعہ)

لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ (غاشیہ)

یہ کھانا ان کے حلق میں پھنس جائے گا۔ پانی مانگیں گے۔ گندہ بدبودار خون اور پیپ سے بھرا کھولتا ہوا پانی ان کو دیا جائیگا۔

وَیُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ (سورۂ ابراہیم)

ابلتا ہوا پانی ان کے سروں پر ڈالا جائے گا۔

یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ (حج)

لوہے کی زنجیروں میں ان کو جکڑا جائیگا۔

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاۡ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِیْرًا (الدھر)

ان کا لباس گرم تانبے اور گندھک کا ہوگا۔

سَرَابِیْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ (سورۂ ابراہیم ۵۰)

لوہے کے گرز

لوہے کے گرزوں سے ان کو مارا جائے گا ایسا فرمایا کہ اگر ایک گرز زمین پر رکھا جائے اور تمام جن وانس اس کو اٹھانا چاہیں تو نہیں اٹھا سکتے ہیں اگر یہ گرز پہاڑ پر مارا جائے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے۔

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ (حج)

جہنمیوں کے چہرے

ان کی چہروں کو بدصورت اور سیاہ کر دیا جائیگا۔

كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا (سورۂ یونس ۲۷)

چیخنا چلانا

وہ گدھوں کی طرح چلائیں گے۔

فَفِى النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ (سورۂ ہود)

وہ ہزاروں سال لگاتار چیختے اور چلاتے رہیں گے۔ وہ داراوغہ جہنم سے گزارش کریں گے کہ ہماری مدد کی جائے۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ (سورۂ مومن)

يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ (سورۂ مومن)

وہ کہے گا اب جہنم میں پڑے رہو۔

اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ (سورۂ مومن)

پھر وہ اللہ سے التجا کریں گے ہزاروں سالوں کے بعد اللہ رب العزت جواب دیں گے مجھ سے بات نہ کرو اسی میں پڑے رہو۔

قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ۝ (سورۂ مومنون)

اللہ پاک ہماری جہنم کی عذاب سے حفاظت فرمادے۔ آمین

چند دعائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ دعا اس طرح سے سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن سکھاتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بھی اکثر پڑھا کرتے تھے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۝

اگر آدمی مغرب اور فجر کی نماز کے بعد سات دفعہ یہ دعا روزانہ پڑھے تو اللہ پاک اس کو جہنم سے محفوظ فرمالیں گے۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ

زندگی غیر یقینی ہے:

یہ زندگی بہت عارضی ہے ہر انسان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ

موت کے بعد مختلف گھاٹیوں میں سے گزرنا ہے جیسے قبر کے حالات منکر نکیر کے سوالات کا جواب قیامت کے دن کی ہولناکیاں پل صراط اور آخر میں جنت یا جہنم کا قیام ہوگا اگر آج ہم اس دنیا میں نیک اعمال کریں تو اللہ تعالیٰ ہمیں جنت دے گا اگر ہم دین کی فکر نہیں کریں گے تو جہنم ہمارے منتظر ہے جیسے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اسی طرح یہ امت بھی آخری امت ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

پانچ چیزیں ایسی مخصوص ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاء کی گئی ہیں۔

(۱) آپ تمام کائنات کے نبی ہیں **كَافَّةً لِّلنَّاس**

(۲) تمام زمین کو آپ کے لیے عبادت کی خاطر سجدگاہ بنادیا گیا۔

(۳) آپ کے دشمنوں کے دلوں میں آپ کا رعب ایک مہینہ کی مسافت پر ڈال دیا گیا۔

(۴) مال غنیمت اپ کے لیے حلال قرار دے دیا گیا۔

(۵) آپ کے لیے قیامت کے دن ایک دعا مخصوص کردی گئی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو صفی اللہ بنایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ بنایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ بنایا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حبیب اللہ بنایا جب تک ہمارے نبی جنت میں داخل نہیں ہوں گے دوسرے انبیاء علیہم

السلام داخل نہیں ہوں گے اور جب تک آپ کی امت داخل نہیں ہوگی دوسری امتیں داخل نہیں ہوسکیں گی۔

امت کے فضائل

ایک صحابی کے قول کے مطابق اس امت کو وہی تین مخصوص چیزیں عطا کی گئیں جو انبیاء علیہم السلام کو عطا کی گئیں تھیں۔

(۱) ہر نبی اپنی امت پر گواہ ہوگا لیکن یہ امت تمام انسانیت پر گواہ بنے گی
شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ

(۲) جیسے اللہ پاک نے انبیاء علیہم السلام کو حکم دیا کہ پاکیزہ رزق کھاؤ
يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اسی طرح اس امت کو بھی یہی حکم دیا
كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

(۳) اللہ پاک نے ہر نبی کی ایک مخصوص دعا قبول فرمائی اس امت کو بھی فرمایا کہ مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا۔ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے میرے مقابل میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو چار چیزیں مخصوص عطاء کیں ہیں۔

۱۔ میں نے اللہ سے توجہ کی تو وہ صرف مکہ (مقام عرفات) میں قبول ہوئی لیکن یہ امت زمین کے جس حصے میں توجہ کرلے وہ قبول کی جائے گی۔

۲۔ میری غلطی پر مجھے ننگا کر دیا گیا لیکن یہ امت ننگے پن میں بھی گناہ کرے گی تو

اللہ اس پر پردہ ڈالے گا۔
۳۔میری غلطی پر مجھے میری بیوی سے جدا کر دیا گیا لیکن اس امت کو ان کے گناہوں پر اپنی بیویوں سے جدا نہیں کیا جائیگا۔
۴۔میں جنت میں تھا مجھے اس سے نکال دیا گیا لیکن یہ امت جنت سے باہر ہوتی ہوئی بھی اپنے گناہوں اور غلطیوں پر توبہ کر کے جنت میں داخل ہوگی۔

امت کی گواہی

قیامت کے دن یہ امت دوسرے انبیاء کی گواہ بنے گی حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی امت کے ساتھ بلایا جائیگا اللہ پاک ان کی امت سے پوچھیں گے کہ تم نے میری فرماں برداری کیوں نہیں کی وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ل یعنی نبی نہیں آیا اللہ پاک حضرت نوح علیہ السلام سے پوچھیں گے کہ کیوں تم نے ان کو تبلیغ نہیں کی وہ عرض کریں گے یا اللہ میں نے ان کو بہت تبلیغ کی حکم ہوگا کہ گواہ لاؤ وہ عرض کریں گے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میری گواہ ہے حضرت نوح علیہ السلام کی امت اس پر اعتراض کرے گی کہ یہ تو بعد میں آئی یہ گواہ کیسے بن سکتی ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسم کی امت سے پوچھا جائے گا تو وہ کہیں گے یا اللہ آپ نے ہمارے اندر اپنا آخری نبی بھیجا ان کو آپ نے آخری کتاب دی اس میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے ۹۵۰ سال تک اپنی امت کو تبلیغ کی اس پر اللہ پاک فرمائیں گے کہ آپ لوگوں نے سچ فرمایا اور امت نوح لا جواب ہوجائے گی اسی طرح امت باقی نبیوں کے لیئے گواہی دے گی۔

امت کی ذمہ داری

دعوت کا کام امت کی ذمہ داری ہے اور بنیادی کام ہے قرآن نے کہا ہے تم بہترین امت ہوانسانیت کے لیے تمہیں نکالا گیا ہے نیکی کا حکم کرتے ہو برائی سے منع کرتے ہو یہ امت اسی مقصد کے لیے پیدا ہوئی ہے اور بھیجی گئی ہے اس امت کا ہر فرد اس کا کام کا ذمہ دار ہے۔ جیسے تمام انبیاء نے دین کی خاطر قربانی اور محنت کی ہے اور آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے زبردست محنت کی اور ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی تیار کی جس نے تبلیغ کا کام جاری رکھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دین کی خاطر اپنا سب کچھ لٹادیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اس کام کی خاطر بہت تکالیف اور مصیبت اٹھائیں۔

صحابیات کی قربانی

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا وہ پہلی خاتون ہیں جو دین کی خاطر شہید کردی گئیں۔ ان کا خاوند حضرت یاسر رضی اللہ عنہ اور بیٹا عمار رضی اللہ عنہ بھی اس کام کے لیے ستائے گئے اور انہوں نے اپنی جانیں قربان کردیں۔

حضرت خنسار رضی اللہ عنہا مشہور عربی شاعرہ تھیں ان کے چار بیٹے تھے جنگ سے پہلے ان کو جان دینے کی ترغیب دی اور اگلے دن چاروں بیٹے شہید ہوئے اس پر فخر کیا کہ میں اپنے چار شہید بیٹوں کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گی۔

حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں اللہ کے راستے میں ضائع ہوئیں ایک صحابیہ عورت اپنے چھوٹے بیٹے کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائیں اور عرض کیا یارسول اللہ اس کو جہاد میں لے جائیں آپ نے فرمایا اس کا ہم کیا کریں گے اس عورت نے عرض کیا کہ کسی مجاہد کے ہاتھ میں دے دینا تا کہ وہ تلوار کا حملہ میرے اس بیٹے کے جسم پر روکے۔

ایک صحابیہؓ عورت اُمّ شریک رضی اللہ عنہا ہیں وہ دعوت دیتی تھیں کافروں نے اس کو بہت ستایا اور آخر تنگ آ کر کافروں نے آپؓ کو مکہ سے باہر بستی میں ان کے میکے چھوڑ آنے کا فیصلہ کیا دو کافر لے کر چلے راستے میں کھانے پینے کو کچھ نہ دیا ایک جگہ وہ خود سائے میں آرام کر رہے تھے اور یہ دھوپ میں بندھی ہوئی تھیں مرنے کے قریب ہوگئیں اللہ نے آسمان سے ایک ڈول میں پانی اتارا اور ان کے قریب آ گیا اس کو پیا۔ اس کو دیکھ کر وہ کافر مسلمان ہو گئے۔

اس طرح سے صحابیات نے دین پھیلانے میں بہت قربانیاں دیں خلفائے راشدین میں دو خلیفہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنھما ہے اپنے رشتہ دار صحابی عورتوں کی وجہ سے مسلمان ہوئے۔ اسلام میں پہلی شہید عورت حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا ہے۔ اسلام میں سب سے زیادہ دین کی خاطر مال جان خرچ کرنے والی عورت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہے اسلام میں سب سے زیادہ عالمہ محدثہ عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہے۔

آج کے دور کی مسلمان خواتین کی ذمہ داری

آج کے دور کی مسلمان عورتیں بھی قربانیاں دے سکتی ہیں اور دعوت وتبلیغ کا کام بہت آسانی سے کرسکتی ہیں الحمدللہ آج بھی سینکڑوں ہزاروں عورتوں نے دعوت کے کام میں وقت لگایا ہے اور اپنی زندگیوں کو اسلام کی طرز پر ڈھالا ہے اور اپنی فکرو صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر بے شمار عورتوں کو تبلیغ کے کام سے جوڑنے کا ذریعہ بن رہی ہیں۔

نیک عورت کے فضائل

(۱) جو نیک عورت اپنے خاوند کو اللہ کے راستے میں بھیجے اور دین کی پابندی کرے گھر میں اپنے آپ کو مقید رکھے اور اپنے خاوند سے ۵۰۰ سال پہلے جنت میں جائے گی وہ ستر ہزار فرشتوں اور حوروں کی سردار ہوگی اور یاقوت کے گھوڑے پر بیٹھ کر اپنے خاوند کا جنت کے دروازے پر انتظار واستقبال کرے گی۔

(۲) جنت میں آدمی اللہ کے دیدار کے لیے جائیں گے اور ایک نیک پاک دامن عورت کو اللہ پاک خود آکر اپنا دیدار کرائیں گے بشرطیکہ یہ عورت تقویٰ والی اور پردہ کے ساتھ زندگی گزارنے والی ہو۔

(۳) ایک پاک دامن عورت ستر ولیوں سے افضل ہے۔

(۴) جو عورت نماز، روزہ کی پابند ہو اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرتی ہو اور اپنے خاوند کی اطاعت گزار ہو تو اس کو اختیار ہوگا جنت کے جس دروازے سے داخل ہو جائے۔

(۵) جو عورت اپنے گھر میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے جھاڑو دے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کو بیت اللہ میں جھاڑو دینے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

(۶) جب خاوند گھر واپس آئے اور عورت اس کو خوش آمدید کہے اور اس نے اپنے خاوند کی غیر موجودگی میں کوئی خیانت نہ کی ہو تو اس کو بارہ سال نفلی نماز کا ثواب ملتا ہے۔

(۷) جب خاوند افسردہ اور پریشان حال گھر آئے اور اس کی بیوی اس کا استقبال کرے اور اس کو تسلی دے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس عورت کو نصف جہاد کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

تشکیل

جیسے صحابیاتؓ نے دین کی خاطر بہت بڑی قربانیاں دی ہیں اس طرح دوسری مسلمان خواتین کا حق بنتا ہے کہ وہ بھی دعوت وتبلیغ کا کام کریں تا کہ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں کامیابیوں سے نوازے اس کے لیے اپنے نام پیش کریں تین یوم پندرہ یوم کے لیے نام لکھوائیں چلہ اور ساڑھے چار مہینے اپنے محرم مردوں کے نام لکھوائیں ایک چلہ تین چلہ سات ماہ اور سال کے لیے لکھوائیں گھروں میں باقاعدگی سے تعلیم کرنے کی نیت کریں اور یہ نیت بھی کریں کہ روزانہ گھروں میں تبلیغی مشورہ بھی کریں گے۔

چند نکات

۱۔انسان کیا ہے؟

لفظ انسان پانچ حروف پر مشتمل ہے۔ا+ن+س+ا+ن۔

ا۔اللہ پر یقین رکھنے والا۔

ن۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا۔

س۔سلامتی چاہنے والا۔

ا۔امر بالمعروف نیکی کا حکم کرنے والا۔

ن۔نہی عن المنکر برائی سے روکنے والا۔

گویا انسان کی تعریف ہوئی کہ وہ فطری طور پر مسلمان ہوتا اور اس کی ذمہ داری تبلیغ کا کام کرنا ہے۔

۲۔تبلیغ کیا ہے؟

لفظ تبلیغ کے پانچ حروف ہیں۔ت+ب+ل+ی+غ۔

ت۔تکلیف۔

ب۔برداشت۔

ل۔لگن، لگا تار۔

ی۔یقین۔

غ۔غیبی مدد۔

یعنی تبلیغ کا مطلب ہے کہ تکالیف برداشت کرتے ہوئے یقین اور لگن کے ساتھ لگاتار اس کام کو کرتے رہنا جس میں اللہ کی غیبی مدد بھی شامل ہو۔ تبلیغ مطلب ہے تبدیل ہونا تبلیغ کے کام میں مجاہدہ ہے۔

۳۔ مجاہدہ کیا ہے؟

لفظ مجاہدہ میں چھ حروف ہیں۔ م+ج+ا+ھ+د+ہ۔

م۔ مال۔

ج۔ جان۔

ا۔ اوقات۔

ھ۔ ہجرت۔

د۔ دعوت۔

ہ۔ ہدایت۔

مجاہدہ سے مراد یہ ہے کہ مال جان اوقات کے ساتھ ہجرت کی جائے اور دعوت دی جائے تو اللہ تعالیٰ ہدایت کی ہوا چلائیں گے تبلیغ کا کام مجاہدہ سے کرتے ہوئے اپنے دشمنوں سے ہوشیار رہنا ضروری ہے۔

۴۔دشمن کون ہیں؟

لفظ دشمن میں چار حروف ہیں۔د+ش+م+ن۔

د۔دنیا۔
ش۔شیطان۔
م۔ماحول۔
ن۔نفس۔

یعنی انسان کے چار دشمن ہیں دنیا' شیطان' ماحول اور نفس جن سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔دنیا کو دین داری میں بدلا جائے شیطان کی اطاعت نہ کی جائے۔ یعنی حالت ذکر میں رہیں ماحول کو دینی بنایا جائے نفس کی نہ مانی جائے۔

۵۔دین کیا ہے؟

دین کے لفظ میں تین حروف ہیں۔د+ی+ن۔

د۔دعوت۔
ی۔یقین۔
ن۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم

دعوت دیں گے تو یقین بنے گا کہ نبی کے طریقوں میں کامیابی ہے۔

۶۔کلمہ کے فرائض

ایک دفعہ ایک دیہاتی نے ایک جماعت کے ساتھی سے پوچھا کہ کلمہ کے فرض بتاؤ۔ساتھی حیران ہوا۔یہ حدیث تو نہیں ہے لیکن کلمہ کی شرائط اور اس کی اہم باتیں جاننی ضروری ہیں جو یہ ہیں۔

(۱) زندگی میں ایک دفعہ کلمہ زبان سے پڑھنا فرض ہے ویسے یہ افضل ذکر ہے۔
(۲) اس کے حروف اور الفاظ صحیح ہونا ضروری ہیں۔
(۳) اس کے معانی کا معلوم ہونا ضروری ہے۔
(۴) اس کے مقصد سے واقفیت ہو۔
(۵) اس کا دوسروں تک پہنچانا بھی ہر امتی پر فرض ہے۔

۷۔داعی کی صفات

ایک عمدہ داعی کی چار بڑی صفات ہیں۔

(۱) کہ وہ پہاڑ کی طرح مضبوط ہو۔
(۲) اونٹ کی طرح مجاہد ہو۔
(۳) آسمان کی طرح بلند ارادے رکھتا ہو۔
(۴) زمین کی طرح اس میں عاجزی ہو۔

مزید مندرجہ ذیل صفات کا مالک ہو۔
(۱) کہ اسے دین کا عالمی فکر ہو۔
(۲) دین کے مٹنے کا غم ہو۔
(۳) دنیا میں دین پھیلانے کا جذبہ ہو۔
(۴) دل میں دنیا کی محبت نہ ہو۔
(۵) دینے کا جذبہ ہو دوسروں سے لینے کا جذبہ نہ ہو۔
(۶) امت کے لیے دل میں قدر اور محبت ہو۔
(۷) دل میں عاجزی اور انکساری ہو۔
(۸) اعمال کی پابندی کرنے والا ہو۔
(۹) اعلیٰ اخلاق کا مالک ہو۔
(۱۰) اس کے دل میں اخلاص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہو۔
(۱۱) کامیابی کو اللہ کی عنایت اور امداد سمجھے۔
(۱۲) لوگوں کی تکلیفوں پر صبر کرنے والا ہو۔
(۱۳) لوگوں کے نہ ماننے پر مایوس نہ ہو۔
(۱۴) ہر عمل کے آخر میں استغفار کرنے والا ہو۔

داعی کو چار جھٹکوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے

(۱) طعن و تشنیع کا۔
(۲) بھوک پیاس کا۔
(۳) مال میں کمی کا۔
(۴) خوف و ہراس کا۔

چار کاموں سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے

(۱) امیر کی اطاعت۔
(۲) آنکھوں کی حفاظت۔
(۳) تکبیر اولیٰ کی پابندی اور تہجد۔
(۴) اجتماعی اعمال کی پابندی۔

دعوت کے عمل سے چار قوموں میں ہدایت آئے گی

(۱) یہود۔
(۲) نصاریٰ۔
(۳) ملحدین۔
(۴) مشرکین۔

عالمی فکر کا مذاکرہ

ہمارے نبی آخری اور عالمی نبی ہیں قیامت تک آنے والے انسانوں کا غم لے کر آئے اپنے غم اور فکر میں امت کو برابر کا شریک فرمایا یہ امت اس دعوت والے کام کی وجہ سے بہترین امت کہلائی۔ جیسے۔

اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ ربُّ الناس ہیں

ہمارے پیارے آخری نبی کَآفَّةً لِّلنَّاس ہیں۔

آخری کتاب قرآن مجید هُدًا لِّلنَّاس ہے۔

تو یہ آخری امت اُخْرِجَتْ لِلنَّاس ہے۔

گویا اس امت کے ذمہ تمام انسانیت کی فکر کرنا ہے۔ ہر ہر امتی اس کا ذمہ دار ہے تمام عالم کا فکر کرتے ہوئے اپنے ملک اپنے شہر اپنے محلّہ اور اپنے گھر کا فکر کرنا ہے ۔ ہر امتی اس محنت کا ذمہ دار ہے اور سب کو اس کام کا ذمہ دار بنانا ہے۔ حضرت مولانا الیاس رحمتہ اللہ علیہ کی قبر کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نور سے بھرے کہ وہ دوبارہ اس امت کو اس کام کے لیے فکر مند کر گئے اور دین کا غم و درد اس امت کو منتقل کر گئے اللہ تعالیٰ ہر امتی کو ان والا غم اور فکر عطا کر دے حضرت مولانا کے دل میں امت کا جو غم اور درد تھا ان کا یہ شعر اس کی خوب عکاسی کرتا ہے۔

کسی کی شب وصل سوتے کٹے
کسی کی شب وصل روتے کٹے
ہمارے شب وصل یا الٰہی
نہ سوتے کٹے نہ روتے کٹے
یہ امت کا غم ہے یہ کیسے کٹے

دین کی دعوت کا یہ غم ہر آدمی کے اندر ہونا چاہئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اندر یہ فکر عالمی سطح پر تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے انبیاء کی نسبت بہت سی امتیازی خصوصیات عطا ہوئیں اِن میں سے تین نمایاں ہیں۔

(۱) ہر نبی کے بعد دوسرے نبی مبعوث ہوتے رہے۔لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔آپ خاتم الانبیاء ہیں۔

(۲) ہر نبی کی نبوت ایک خاص مدت کے لیے ہوتی تھی لیکن آپ کا زمانہ نبوت لامحدود ہے آپ قیامت تک کے نبی ہیں۔

(۳) ہر نبی کسی خاص علاقہ قوم اور قبیلہ کے لیے آیا۔لیکن آپ تمام انسانیت کے نبی ہیں۔آپ نے دن رات اس بات کی فکر فرمائی کہ قیامت تک آنے والا کوئی شخص بھی جہنم میں نہ جائے دین کی محنت کی خاطر جتنا آپ کو ستایا گیا اتنا کسی اور نبی کو نہیں ستایا گیا سخت مخالفت کے باوجود آپ قریش مکہ کے سرداروں کے پاس کئی کئی مرتبہ تشریف لے گئے آپ نے امیر غریب سب کا فکر کیا کہ کسی طرح یہ لوگ کلمہ پڑھ لیں

مدینہ منورہ میں یہودی بھی آباد تھے ان کو بھی اسلام لانے کے لیے آپ نے بڑی محنت کی ایک دفعہ ایک یہودی لڑکا جو آپ کی خدمت میں اکثر آیا کرتا تھا بیمار پڑ گیا آپ اس کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے اس کا یہودی باپ اس کے سرہانے کھڑا تورات پڑھ رہا تھا آپ نے یہودی کو قسم دے کر فرمایا کہ کیا تو میرا ذکر تورات میں نہیں پاتا؟ اس یہودی نے تعصب کی وجہ سے انکار کیا تو بیٹا بولا یا رسول اللہ میرا باپ غلط کہتا ہے۔ ہم آپ کا ذکر اور آپ کی صفات تورات میں پاتے ہیں میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ اب یہ لڑکا مسلمان ہے انتقال کے بعد مسلمان اس کی تجہیز و تکفین کریں اسے اس کے باپ کے حوالے نہ کریں سابقہ کتابوں یعنی تورات زبور اور انجیل میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ذکر موجود تھا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو یہود کے سب سے بڑے عالم اور تورات کے ماہر تھے ان سے اور دوسرے احباب جیسے کعب احبار رضی اللہ عنہ اور وہب بن منبہ رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ سے اقوال موجود ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ ان کی ولادت مکہ میں اور ہجرت طیبہ کی طرف ہوگی نہ وہ سخت گو ہیں اور نہ سخت دل نہ بازاروں میں شور کرنے والے ہیں بدی کا بدلہ بدی سے نہیں دیں گے بلکہ درگزر کرنے والے ہوں گے نہ وہ پست قد ہوں گے اور نہ دراز قد سفید رنگ دو زلفوں والے ہوں گے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔ تہبند استعمال کریں گے اپنے ہاتھ

پاؤں کو وضو کے ذریعے پاک وصاف رکھیں گے ان کا اذان دینے والا فضا میں اذان بلند کرے گا جہاد میں ان کی صفیں ایسی ہوں گی جیسے جماعت کی نماز میں رات کو ان کی تلاوت اور ذکر کی آوازیں اس طرح گونجیں گی جیسے شہد کی مکھیوں کا شور پیدا ہوتا ہے حمار اور اونٹ پر سوار ہوں گے بکریوں کا دودھ خود دھولیا کریں گے وہ اسماعیل علیہ السلام کی ذریت سے ہوں گے ان کا نام احمد ہوگا وغیرہ بلکہ آپ کی امت تک کا ذکر بھی تھا۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفات تک موجود تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آئے آپ کی عمر ۶۳ سال ہوئی قیامت تک دعوت کے کاموں کو جاری رکھنے کے لیے اللہ پاک نے آپ کی امت کا انتخاب فرمایا۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دن سے ہی ہر مسلمان کو دین کا داعی بنایا بلکہ داعی گر بنایا۔ حجتہ الوداعی پر آپ نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے۔

''میں نے آپ لوگوں تک دین پہنچا دیا۔ اب حاضرین اس کو غائبین تک پہنچا ئیں۔

لہٰذا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس مشن کو جاری رکھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تھوڑی سی قبریں مکہ اور مدینہ منورہ میں موجود ہیں۔ باقی کثیر تعداد دور دراز علاقوں میں مدفون ہے انہوں نے اسلام کے دعوت کی وجہ سے مکہ اور مدینہ جیسے مقدس شہروں کو چھوڑا والہانہ عشق ومحبت کے باوجود آپ کی زندگی میں آپ کی محبت کو اور آپ کے بعد آپ کے روضہ مبارک کو چھوڑا اور حرمین شریفین کی بے پایاں فضیلت والی نمازوں کو چھوڑا۔

حضرت ابوب ایوب انصاری رضی اللہ عنہ میزبان رسول مدینہ کے رہنے والے ہیں لیکن استنبول میں سپرد خاک ہوئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ موذن رسول ہیں لیکن دمشق میں دفن ہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو رسول خدا یمن روانہ فرمارہے تھے اور ان کو نصیحتیں کرتے ہوئے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم واپس آؤ گے تو مجھے نہیں پاؤں گے اس وقت پروانہ رسول حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے دل پر کیا گزری ہوگی لیکن دین کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لیے یہ سب کچھ برداشت کررہے تھے غالباً وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ دنیا میں دین کی محنت کی خاطر کوئی شخص جتنا دور جائے گا کل قیامت میں اتنا ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوگا۔

حضورت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آخری ایام مرض الوفات میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو فلطین کے مقام ابنی کی طرف (شام کی طرف) بھیجنے کا اہتمام فرمارہے تھے اور لشکر ابھی مدینہ منورہ کے باہر میدان جرف میں ہی ٹھہرا ہوا تھا کہ آپ کا وصال ہوگیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ ہونے کے بعد اس لشکر کو روانہ ہونے کے لیے فرمایا اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ ابھی حالات ٹھیک نہیں ہیں اس لشکر کی روانگی ابھی ملتوی کر دیں لیکن آپ نے فرمایا کہ جس لشکر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہونے کا حکم فرما چکے ہوں ابوبکر اس کو نہیں روک سکتا چناں چہ لشکر روانہ کیا چاروں طرف مزید جماعتیں بھیجیں خود بھی نکلے جس پر اللہ نے تمام حالات

درست کر دیئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں دین کی سربلندی کے لیے اللہ پاک کے راستے میں نکلنے کا شوق اور جذبہ ہر کسی میں موجزن تھا بچے ایڑھیاں اٹھا اٹھا کر اپنے آپ کو بڑا ثابت کرتے تا کہ لشکروں میں شامل ہوسکیں بوڑھے اور لنگڑے بھی دوسروں سے پیچھے نہ تھے دین کے پھیلانے میں کوئی عذر مانع نہیں تھا عورتیں بھی نکلتی تھیں اور اپنے جوان بیٹوں کو ترغیب دیتی تھیں کہ وہ اللہ کے راستے میں جائیں اور پھر ان کے شہید ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرتیں وہ جانتی تھیں کہ وہ اپنے شہید بیٹوں کے ساتھ جنت میں جائیں گی اللہ کے راستے میں ہجرت کا حق ادا کر دیا کوئی پیچھے نہیں رہا دین کی نصرت کرنے والوں یعنی انصار نے بھی نصرت کا حق ادا کر دیا دین کی خاطر اپنا تن من اور دھن سب قربان کر دیا ایک دفعہ جنگ حنین میں مال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے اوصاف بیان فرمائے کہ اے انصار تم ہمارے بارے میں یہ کہہ سکتے ہو کہ اے اللہ کے رسول آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ کو ٹھکانہ دیا آپ فقیر تھے ہم نے آپ کی مالی امداد کی آپ خوفزدہ تھے ہم نے آپ کو امن دیا آپ بے یار و مددگار تھے ہم نے آپ کی نصرت کی اس پر انصار نے کہا کہ یہ سارا احسان اللہ اور اس کے رسول کا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ جلد ختم ہو جانے والی دنیا کی وجہ سے مال غنیمت کی تقسیم پر اپنے دلوں میں مجھ سے ناراض ہوتے ہو وہ تو میں نے مال غنیمت زیادہ دے کر ان

لوگوں کی تالیف قلب کی ہے جو ابھی مسلمان ہوئے ہیں میں نے نعمت اسلام تمہارے حوالے کی ہے جو اللہ نے تمہاری قسمت میں لکھی اے جماعت انصار کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمام لوگ تو بکریاں اور اونٹ لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر اپنے گھروں کو جاؤ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر یہ لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا اگر ہجرت کو فضیلت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ہوتا تم میرے لیے اندر کا کپڑا ہو اور باقی لوگ باہر کا تم میرے لیے معدہ کی طرح ہو اور خاص کپڑوں کی صندوق کی طرح سے ہو یعنی میرا تم سے خاص تعلق ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دینی عزت پر فخر فرمایا کرتے تھے ایک دفعہ قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے اوس نے کہا کہ ہم میں وہ صحابی ہیں جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا یعنی حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ ہم میں وہ صحابی ہیں جن کے انتقال پر عرش ہل گیا تھا یعنی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہم میں وہ صحابی شامل ہیں جن کی لاش کی حفاظت شہد کی مکھیوں نے کی یعنی حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ ہم میں وہ بھی ہیں جن کے اکیلے کی گواہی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دی گئی ہے یعنی حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اس کے مقابلہ میں قبیلہ خزرج نے کہا کہ ہم میں چار آدمی ایسے ہیں جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے ہی میں قرآن

پاک مکمل حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی جوان کے علاوہ کسی اور کو حاصل نہ ہو سکی وہ چار حضرات یہ ہیں حضرت زید بن ثابت حضرت ابی بن کعب حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوزید رضی اللہ عنہم مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ وہ دین کے کاموں میں فخر کرے اور دین کو دنیا میں پھیلانے کے لیے اپنا مال جان اور وقت لگائے اللہ نے ہمیں اونچی نسبت دی ہے۔

کسی بزرگ نے فرمایا

سارا دین ملا ہمیں لا الہ الا اللہ کی برکت سے
دعوت کا کام ملا ہمیں محمد رسول اللہ کی برکت سے

جو کام انبیاء علیہم السلام کرتے تھے وہ کام اس امت کو منتقل ہوا جس کی وجہ سے یہ بہترین امت اور امام الامت کہلائی۔

ہر مسلمان پورے عالم کے لیے ہے ہر گھر اور ہر مسجد میں عالمی فکر آجائے یعنی ہر مسجد سے تمام دینی تقاضے پورے ہو رہے ہوں اس مسجد سے ساری دنیا میں جماعتیں جا رہی ہوں اور ساری دنیا سے جماعتیں اس میں آرہی ہوں اور وہ مسجد پانچ کاموں سے چار اعمال کے ساتھ مزین ہو اللہ پاک ہم سب کو قبول فرمائے۔ آمین

آپس کے جوڑ کا مذاکرہ:

محرم مستورات کی جماعتیں مردانہ جماعتیں یا رشتہ داری کا معاملہ ہو آپس کا

جوڑ محبت اور اتفاق بہت ضروری ہے نا اتفاقی اور قطعہ رحمی کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ناپسند فرمایا ہے جس طرح دنیا میں مختلف چیزوں کو آپس میں جوڑنے کے کئی طریقے ہوتے ہیں جیسے لوہے کو ویلڈنگ سے کپڑے کو دھاگے سے اینٹوں کو سیمنٹ سے کاغذ کو گوند سے اور لکڑی کو کیل سے جوڑتے ہیں اسی طرح انسانوں کے دلوں میں آپس میں جوڑنے کے لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم والے اخلاق اور طریقے ہیں آپ کے جوڑ میں پانچ باتیں بہت ضروری اور اہم ہیں۔

۱۔ سلام کرنا ۲۔ اکرام کرنا۔ ۳۔ ہدیہ دینا۔
۴۔ دعا کرنا ۵۔ بیٹھ پیچھے دوسروں کی تعریف کرنا۔

اس کے علاوہ آپس کے جوڑ کے لیے مزید مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے۔

۱۔ اپنے آپ کو دوسروں سے چھوٹا سمجھا جائے۔
۲۔ عدم موجودگی میں نام لے لے کر دعا کی جائے۔
۳۔ ساتھیوں کا پورا نام لے کر پکارا جائے۔
۴۔ بری بات کا بھی احسن طریقہ سے جواب دیا جائے۔
۵۔ تجسس نہ کیا جائے اور نہ ٹوکہ جائے۔
۶۔ معمولی باتوں سے درگزر کیا جائے۔
۷۔ دوسروں کی پردہ پوشی کی جائے۔
۸۔ اجتماعی عملوں اور سنتوں کی پابندی کی جائے۔

اللہ پاک کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ غصہ کو پی جانے والے لوگوں کو معاف کرنے والے اور احسان کرنے والوں کو اللہ پسند فرماتا ہے ملکی قسم کی بے تکلفی سے تو محبت پیدا ہوتی ہے لیکن بدلحاظی سے نفرت پیدا ہوجاتی ہے مشورہ سے چلا جائے امیر کی مان کر چلنے کا جذبہ ہونا بہت ہی ناگزیر ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں بھی بعض دفعہ اختلاف ہوجاتا تھا لیکن وہ آپس کے جوڑ اور امیر کی اطاعت کو دل و جان سے محبوب رکھتے تھے۔

(۱) حج کے موقع پر ایک دفعہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ منیٰ کے میدان میں قیام پذیر تھے کسی نے ان کو بتایا کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے چار رکعت نماز پڑھی ہے تو انہیں بہت ناگواری ہوئی اور بڑی سخت بات کہی اور فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو میں نے دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا ہے لیکن جب نماز کا وقت آیا تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر چار رکعت نماز پڑھی اس پر ان کی خدمت میں کہا گیا کہ چار رکعت پر تو آپ نے اعتراض کیا تھا اور خود ہی ایسا کر رہے ہیں فرمایا امیر کی مخالفت کرنا اس سے زیادہ سخت ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مکہ میں شادی کر لی تھی اور مکہ میں کچھ دن رہنے کا ارادہ کر لیا تھا اس لیے وہ مقیم ہوگئے تھے اور چار رکعت نماز پڑھ رہے تھے)

(۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں حضرت خالد بن

ولید رضی اللہ عنہ کو لشکر کی امارت سے معزول کر دیا ایک دفعہ رات کے وقت حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سمجھ کر کہا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ شکل وصورت اور قد میں حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے ملتے جلتے تھے) کہ اے خالد! تمہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے معزول کر دیا انہوں نے تنگ نظری کی وجہ سے ایسا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالد جیسی آواز بنا کر پوچھا (تا کہ آئندہ کا ارادہ معلوم کریں) پھر اب تمہارا کیا ارادہ ہے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارے امرا کا ہم پر حق ہے ہم ان کا حق ادا کرتے رہیں گے یعنی ہم ان کے فرماں بردار اور وفادار رہیں گے دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے پیچھے جتنے آدمی ہیں وہ سب تمہارے ان اچھے جذبات پر ہوں تو مجھے ساری دنیا کے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ان واقعات کا مقصد یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ناگواریوں کے باوجود ایک دوسرے سے جڑنا سیکھا ہوا تھا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت ان کے ساتھ تھی۔

(۳) ایک دفعہ رسوا کرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تا کہ شب قدر کی طلاع دیں مگر دو اشخاص کے درمیان جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے شب قدر کی تعین اٹھالی گئی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمہیں نماز روزہ صدقہ وغیرہ سب سے افضل چیز بتلاؤں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ضرور بتائیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس کا جوڑ سب سے افضل ہے اور آپس کا توڑ اور لڑائی دین کو مونڈ نے

والی ہے یعنی جیسے استرے سے سر کے بال ایک دم صاف ہو جاتے ہیں آپس کی لڑائی سے دین بھی اسی طرح صاف ہو جاتا ہے۔

جماعتوں میں اور گھروں میں بھی ان چیزوں سے بچا جائے جن سے دل ٹوٹ جاتے ہیں اور جوڑ ختم ہو جاتا ہے بلکہ توڑ کی شکل پیدا ہو جاتی ہے۔

تنقیص کرنا (نقص نکالنا) تنقید کرنا (نقطہ چینی کرنا)

تردید کرنا (رد کرنا) تحقیر کرنا (نفرت کرنا)

تقابل کرنا (مقابلہ بازی کرنا) تکرار کرنا (بحث کرنا)

غیبت اور پردہ دری کرنا۔

اولین اور آخرین کے بہترین اخلاق اعلیٰ جوڑ کی شکل ہیں۔

۱۔ جو تجھ سے ناطہ توڑے تو اس سے ناطہ جوڑ۔

۲۔ جو تجھی اپنی عطا سے محروم کرے تو اسے عطا کر۔

۳۔ جو تجھ پر ظلم کرے تو اس کو معاف کر۔

نقد جماعت نکالنے کا نسخہ:

بستی یا محلّہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی نقد جماعت کی نیت کر لی جائے اب تو مستورات کی جماعتیں بھی نقد ہی نکالی جائیں اس لیے فرمایا جا رہا ہے کہ مقام پر پہنچتے ہی ان جگہوں کے نام معلوم کر لیے جائیں اور ان کی تحقیق کر لی جائے جہاں نقد جماعتیں بھیجی جا سکتی ہیں مسجد کے کام کی اور وہاں کے کام کرنے والے احباب کی نوعیت معلوم کر لی جائے۔

بستی کے حالات تفصیلاً حاصل کر لیے جائیں پہلے آسانی سے نکلنے والے احباب کی فہرست تیار کر لی جائے بستی والوں کی دل میں محبت ہوان کے بارے میں اچھا گمان ہوان کے حالات سے متاثر نہ ہوا جائے دل میں پختہ یقین ہو کہ ان کی فلاح اللہ ہی کے راستے پر نکلنے میں ہے مقامی احباب کو فکر مند کر کے ان کا ذہن ایک کر کے مشورہ سے گشت نکالے جائیں دعا و ذکر کے لیے ساتھ بٹھا دیئے جائیں بستی والوں میں اسے گھل مل جائیں جیسے ڈھول پانی میں مل جاتا ہے۔

وصولی میں سختی نہ کی جائے بلکہ بقول کسی میواتی ساتھی کے کہ چھیڑنا بھی نہیں اور چھوڑنا بھی نہیں ہے۔

ان کے عذروں کا احسن حل بتا کر تیار کیا جائے کام کرنے والی جماعتوں میں چار صفات کا ہونا بہت ضروری ہے۔

۱۔آپس کا جوڑ۔ ۲۔اعمال کی پابندی

۳۔دین کے مٹنے کا غم ۴۔دنیا کی بے رغبتی

پرانے وقتوں میں جماعتیں بہت محنت کرتی تھیں وہ لوگ قبرستان اور جنگلوں میں نکل کر اللہ پاک سے رورو کر مانگتے تھے۔

دعا عبادت کا مغز ہے اس لیے داؤں کا اہتمام نہایت ضروری ہے دعا کی قوت بڑھایا جائے دن کی محنت روپے میں چار آنے ہے جب کہ رات کی محنت روپے میں بارہ آنے ہے جو دن کو مخلوق سے طے کروانا ہے وہ پہلے رات کو خالق سے طے کرائیں

جیسے مشہور ہے کہ

شب درمیان تو رب مہربان

گھلا دینے والی فکر تھکا دینے والی محنت اور رلا دینے والی دعا ہو۔

مندرجہ ذیل باتوں کا بھی جماعت میں ہونا ضروری ہے۔

۱۔فکر ایک ہو ۲۔ذہن ایک ہو

۳۔مقصد ایک ہو۔ ۴۔جذبہ ایک ہو

اکرام بھی کیا جائے دل جڑے ہوئے ہوں اگر آپس میں اختلاف ہوگا تو اللہ کی طرف سے خصوصی رحمت نہیں آئے گی توڑ سے بعض دفعہ بنا بنایا کام بھی بگڑ جاتا ہے۔

جیسے ایک حدیث کا مفہوم ہے۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے تشریف لائے تاکہ ہمیں شب قدر کی اطلاع فرمادیں مگر دو مسلمانوں میں جھگڑا ہو رہا تھا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس لیے آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں مگر فلاں فلاں اشخاص میں جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے شب قدر کا تعین اٹھالیا گیا اس لیے جوڑ اور محبت اصل ہے۔

اگر پوری کوشش کے بعد بھی جماعت نہ نکل سکے تو اپنی کمزوری سمجھا جائے اور توجہ استغفار کیا جائے۔

مسجد والوں کو مقامی کام کے لیے آمادہ کیا جائے اور کم از کم تمام بالغ مرد اور عورتوں کو سو فیصد نمازی بننے پر تیار کیا جائے۔

چھ نمبر۔ ستہ صفات

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اگر دعوت کی زمین میں ایمان کی جڑ ہو تعلیم کا پانی ہو ذکر کی فضا ہو گناہوں سے بچنے کی باڑ ہو مال جان اوقات اور جذبات کی قربانی کی کھاد ہو تلملانے بلبلانے اور گڑ گڑانے والی ہوا ہو تو اس کے اوپر معاملات و معاشرے کا درخت چڑھے گا اس پر اخلاق کا پھل لگے گا ان پھلوں کے اندر اخلاص کا درس ہوگا اور اس سے پوری انسانیت مستفید ہوگی۔

چھ نمبروں کو ایک دوسرے بزرگ نے مختصراً اس انداز سے بیان کیا ہے کہ

کلمہ نماز کو لے کر دین کا علم حاصل کرتے ہوئے اللہ کے دھیان کے ساتھ دوسروں کے حقوق ادا کرتے ہوئے اللہ کو راضی کرنے کے جذبہ کے ساتھی بستی بستی قریہ قریہ شہر شہر اقلیم بہ اقلیم پھرنا ہمارا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت کی مکمل کامیابی پورے دین پر چلنے میں رکھی ہے پورا دین ہماری زندگیوں میں اور سارے عالم کے انسانوں کی زندگیوں میں آجائے اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیب محنت کو سبب بنایا ہے ختم نبوت کی وجہ سے یہ محنت اس امت کے ذمہ لگائی گئی ہے یہ محنت ہماری ضرورت بھی ہے اور ہماری ذمہ داری بھی ہے یہ محنت سب سے پہلے چھ صفات پر کرنی پڑے یہ صفات پورا

دین نہیں ہے بلکہ اگران چھ صفات کی محنت کی جائے اللہ سے دعا کی جائے اوران کو اپنے اندر پیدا کرلیا جائے تو ان شاء اللہ پورے کے پورے دین پر چلنا آسان ہوجائیگا۔

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیب محنت بھی اسی طرح تھی کہ

۱۔دوسروں کودعوت دینا۔ ۲۔اپنے پرمشق اورعمل کرنا۔

۳۔اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا۔

یہ تینوں کام سب سے پہلے چھ صفات پرکونے ہوں گے یعنی ان چھ صفات کی دعوت دینا مشق کرنا اوردعا کرنا۔

پہلانمبرکلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ:

اس کا ترجمہ ہے

''اللہ کےسواکوئی عبادت کے لائق نہیں محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔''

یہ کلمہ کلمہ معرفت بھی ہے اورکلمہ عبدیت بھی ہے ساری کی ساری کامیابیاں صرف اللہ کے ہاتھ میں ہیں اللہ کی ذات حقیقی ذات ہے باقی سب کواللہ نے پیدا کیا ہے اللہ کی صفات حقیقی صفات ہیں باقی ساری صفات کواللہ نے پیدا کیا ہے اللہ نے ہماری اورساری دنیا کےانسانوں کی دونوں جہانوں کی کامیابی صرف اپنے حکم کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کےطریقوں سے پورا کرنے میں رکھی ہےاس کا یقین دلوں میں اتر جائے اللہ جل شانہ کی ذات عالی سے تعلق پیدا ہوجائے اوراس کی قدرت سے برارہ

راست استفادہ ہوا اس کے لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک طریقے لے کر آئے ہیں جب یہ طریقہ اور سلیقہ زندگیوں میں آئے گا تو پھر اللہ تعالیٰ ہر حال میں کامیابی عطا کر کے دکھائیں گے کلمہ میں اپنے یقین اپنے جذبے اور اپنے طریقے کو بدلنے کا مطالبہ ہے۔ کہ اللہ کے پاس چیزوں اور حالات کے لامحدود خزانے ہیں اللہ تعالیٰ چیزوں کے اور حالات کے پیدا کرنے والے ہیں اپنی قدرت سے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں اور کرنے میں مخلوقات میں سے کسی کے محتاج نہیں ہیں اللہ صمد ہیں بے نیاز ہیں اللہ علیم ہے جاننے والا ہے بصیر ہے دیکھنے والا ہے وہ سمیع ہے سب کی سننے والا ل ہے وہ رزاق ہے تمام مخلوقات کو روزی دینے والا ہے وہ خالق ہے پیدا کرنے والا ہے آگ سے جنات پیدا کیے پانی کے اندر مچھلیاں اور دوسرے آبی جاندار پیدا کیے ہوا کے اندر انسان پرند چرند اور درندے پیدا کیے مٹی کے اندر حشرات الارض اور نور سے فرشت پیدا کیے وہ زندگی موت اور زمین آسمان کو پیدا کرنے والا ہے چاند سورج ستارے سیارے سمندروں اور پہاڑون کو پیدا کرنے والا اور بنانے والا ہے عزت ذلت کا فیصلہ کرنے والا ہے ہر چیز پر قادر ہے اور ہر شے اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔

اللہ کے پاس غیب کے خزانے ہیں جو کچھ خشکی اور تری میں ہے وہ سب اس کے علم میں ہے کوئی پتا بھی گرتا ہے تو وہ اس کو جانتا ہے کوئی ذرہ یا دانہ زمین کی تاریکیوں میں کہیں گہرائیوں میں پڑا ہے یا کوئی بھی تر اور خشک چیز ایسی نہیں ہے جو اس کی روشن

کتاب میں لکھی ہوئی نہیں ہے یہاں تک کہ ایک کالی چیونٹی کالی رات میں کالے پتھر کے نیچے چل رہی ہو وہ اس کے علم میں ہے اس کو دیکھتا ہے اس کی حرکت کو سنتا ہے اس کو رزق دیتا ہے اس کے چھوٹے سے دماغ میں جو خیال اور سوچ ہے وہ اس سے بھی باخبر ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسی پاک ذات ہے جس کو نہ اس جہان میں دنیا کی آنکھیں دیکھ سکتی ہیں نہ کسی کے وہم وگمان کی اس تک رسائی ہوسکتی ہے۔ نہ اوصاف بیان کرنے والے اس کے اوصاف بیان کرسکتے ہیں نہ حوادث زمانہ اس پر اثر انداز ہوسکتے ہیں نہ گردش روزگار کا اس کو کوئی اندیشہ ہے وہ ذات ہے جو پہاڑوں تک کے اوزان اور سمندروں تک کے پیمانے جانتا ہے اور بارش کے قطروں تک کی تعداد اور درختوں کے پتوں تک کا شمار جانتا ہے رات اپنی تاریکیوں میں جن چیزوں کو چھپالیتی اور دن جن چیزوں کو روشن کرتا ہے ان کی گنتی جانتا ہے نہ ایک آسمان دوسرے آسمان کو اس سے چھپا سکتا ہے اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو اس سے چھپا سکتی ہے اور نہ کوئی سمندر ان چیزوں کو جو اس کی تہہ میں ہیں اس سے چھپا سکتا ہے اور نہ کوئی پہاڑ ان چیزوں کو جو اس کے غاروں میں ہیں اسے چھپا سکتا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ ایسی صفات و کمالات والا ہے کہ اگر دنیا کے تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور اتنے ہی مزید سمندر بھی سیاہی بن جائیں اور کائنات کے تمام درختوں کی قلمیں بنالی جائیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف لکھنی شروع کی جائے تو سیاہی ختم ہوجائے گی لیکن اللہ رب العزت کی تعریف

اور صفات ختم نہیں ہو سکتیں وہ ذات ہمیشہ سے ہمیشہ رہے گی وہ اول ہے وہ آخر ہے وہ ظاہر ہے وہ باطن ہے اس کو نہ اونگھ ہے نہ نیند آتی ہے وہ حی و قیوم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ اللہ کی مخلوق ہے بننے اور استعمال ہونے میں اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے وہ سب کا خلاق مالک اور رب ہے کرتی دھرتی ذات اس کی ہے جو چاہے کر دے ہمارے دل کا یقین بن جائے کہ اللہ سب کچھ کے بغیر سب کچھ کر سکتے ہیں اور سارے کا سارا سب کچھ مل کر اللہ کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی قدرت سے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کر دیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا ان کی والدہ حضرت مریم کو بند کمرے میں بے موسم کے پھل عطا کیے ان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت تازہ کھجوریں اور پانی کا چشمہ عطا کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماں کی گود میں گویائی عطا فرمائی بڑے ہو کر ان کے ہاتھ سے مردوں کو زندہ کر وایا کوڑھی کو ٹھیک کر دیا مادرزاد اندھوں کو آنکھیں دلوا دیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ کو گلزار بنایا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ایڑیاں رگڑنے سے زمین سے آب زم زم نکالا حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی کے پیٹ میں حفاظت کی زکریا علیہ السلام کو بڑھاپے میں بیٹا ہونے کی خوشخبری سنائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کو اژدھا بنایا اژدھے سے پھر عصا بنایا اور ان کو بحر قلزم سے راستے دیئے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہے کو موم کی طرح نرم کر دیا کہ وہ اس سے ہتھیار بناتے حضرت سلیمان علیہ السلام

کے تخت کو ہوا میں اڑایا حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کے لیے پہاڑ سے اونٹنی کو نکالا اور اس نے باہر آ کر بچہ جنا اصحاب کہف کو ۳۰۹ سال سلایا اور زندہ رکھا حضرت عزیر علیہ السلام کو ۱۰۰ سال تک سلایا اور ان کے کھانے کو گرم رکھا سید دو عالم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی غار ثور میں حفاظت کی ان کی انگلی کے اشارے پر چاند کے دو ٹکڑے کیے اپنی قدرت سے سات آسمانوں کے اوپر بلا کر اپنے سامنے بیٹھا کر معراج کروایا جنگ بدر میں مسلمانوں کی ۳۱۳ کی تعداد کو اپنے سے تین گنا پر غالب کیا اصل کرنے والی ذات وہی ہے زندہ سے مردہ پیدا کر دے جیسے مرغی سے انڈا اور مردہ سے زندہ پیدا کر دے جیسے انڈے سے مرغی وہ عجیب ہے۔ بے مثال ہے۔

اصل طاقت اللہ کی طاقت ہے۔کامیابی 'مال 'ملک اور عہدے میں نہیں ہے۔زندگی کا بننا اور بگڑنا اللہ کے ہاتھ میں ہے یہ ہمارے دل کا یقین بن جائے کہ اللہ ہی زندگی بناتے ہیں اور اللہ ہی زندگی بگاڑتے ہیں آگ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی بنادی نمرود بادشاہ کو تخت پر بیٹھا کر اس کی زندگی بگاڑ دی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کی بغیر اسباب کے میدان تیہ میں زندگی بنادی کھانے کو من و سلویٰ عطا کیا سائے کے لیے بادل قائم کر دیئے پینے کے لیے پتھر سے بارہ چشمے جاری کیے حضرت یوسف علیہ السلام کو جیل میں رکھ کر زندگی بنادی مصر کی حکومت عطا کی اس کے مقابلے میں نافرمانی کرنے والوں کو ناکام کیا فرعون قارون اور ہامان کو حکومت مال اور عہدہ دے کر زندگی بگاڑ دی قوم نوح کو اکثریت میں ناکام کیا قوم عاد کو باوجود

طاقت اور قوت کے نا کام کیا قوم ثمود اپنی لا جواب انجینئرنگ کے ساتھ نا کام ہوئے قوم سبا کی زبردست نظام زراعت ہوتے ہوئے زندگی بگڑی قوم شعیب اپنی تجارت میں زندگی بگاڑ بیٹھے قوم لوط کی اللہ تعالیٰ نے ان کے برے عملوں پر زندگی اجاڑ دی جب کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کچے جھونپڑوں میں زندگی بنادی گویا کہ انسان کی زندگی کا بگڑنا اور بننا باہر کی ظاہری چیزوں مین نہیں ہے بلکہ اس کے اندر کے یقین اور جسم سے نکلنے والے اعمال پر ہے۔ محمد رسول اللہ کا مقصد ہے کہ جس طرح ہم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا قرار کیا ہے اس طرح ہمیں یقین ہوجائے کہ ہماری پوری کامیابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے طریقوں پر چلنے میں ہے غیروں کے طریقوں پر چلنے میں سو فیصد نا کامی ہے تمام راستے سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے کے تباہی و بربادی کی طرف جاتے ہیں۔ اللہ پاک کا فرمان ہے کہ

''اے محمد! کہہ دیجیے کہ اے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرنا چاہتے ہو تو میری تابع داری کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہی کہ میرے سارے امتی جنت میں داخل ہوں گے مگر جس نے انکار کیا پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول انکار سے کیا مراد ہے فرمایا جس نے میری تابع داری کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس

نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ تم میں سے اس وقت تک کوئی کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس دین کے تابع نہ ہو جائے جسے میں لے کر آیا ہوں۔

کلمہ کے فضائل:

کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ تمام اذکار سے افضل ترین ذکر ہے اس کے بے انتہا فضائل ہیں

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا مفہوم ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی گواہی دینا جنت کی کنجیاں ہیں۔

(۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا پوچھا گیا کہ کلمہ کے اخلاص کی علامت کیا ہے فرمایا کہ یہ کلمہ اسے حرام کاموں سے روک دے۔

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا قیامت کے دن کون شخص ہوگا آپ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ سعادت مند اور نفع اٹھانے والا میری شفاعت کے ساتھ وہ شخص ہوگا جو دل کے خلوص کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہے۔

(۴) ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلا نے اللہ جل جلالہ کی پاک بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے کوئی ورد تعلیم فرما دیجیے جس سے آپ کو یاد کیا کروں اور آپ کو پکارا کروں۔ ارشاد خداوندی ہوا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا کرو انہوں نے عرض کیا میرے رب میں تو کوئی ایسی مخصوص چیز مانگتا ہوں جو مجھ ہی کو عطا ہو ارشاد ہوا کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور دوسری طرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو رکھا جائے تو کلمہ والا پلڑا جھک جائے گا۔

(۵) رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور اس کے لیے آسمانوں کے دروزے نہ کھل جائے یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

(۶) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہا اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو یعنی تازہ کرتے رہا کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ایمان کی تجدید کس طرح کریں ارشاد فرمایا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو کثرت سے پڑھتے رہا کرو۔

(۷) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کثرت سے کرتے رہا کرو قبل اس کے کہ ایسا وقت آئے کہ تم اس کلمہ کو نہ کہہ سکو۔

(۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مین ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ دل سے حق سمجھ کر اس کو پڑھے اور اسی حال میں مر جائے مگر وہ جہنم پر حرام ہو جائے۔ وہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے۔

(۹) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ جو بھی بندہ کسی وقت بھی دن میں یا رات میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو اعمال نامہ میں سے برائیاں مٹ جاتی ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں

(۱۰) جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر نہ قبروں میں وحشت ہے نہ میدان حشر میں اس وقت گویا وہ منظر میرے سامنے ہے کہ جب وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے قبروں سے اٹھیں گے اور کہیں گے کہ تما ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ والوں پر نہ موت کے وقت وحشت ہوگی نہ قبر کے وقت۔

(۱۱) تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی اس حال میں مرے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِؐ کی پکے دل سے شہادت دیتا ہو ضرور جنت میں داخل للہ ہوگا دوسری حدیث میں ہے کہ ضرور اس کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمادیں گے۔

(۱۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر عمل کے لیے اللہ تعالیٰ کے یہاں پہنچنے کے لیے درمیان میں حجاب ہوتا ہے مگر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور باپ کی دعا بیٹے کے لیے۔ ان دونوں کے لیے کوئی حجاب نہیں۔

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نہیں آئے گا کوئی شخص قیامت کے دن کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو اس طرح سے کہتا ہو کہ اللہ کی رضا کے سوا کچھ مقصود نہ ہو مگر جہنم اس پر حرام ہوگی۔

(۱۴) سید البشر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے

نہ کوئی عمل بڑھ سکتا ہے اور نہ یہ کلمہ کسی گناہ کو چھوڑ سکتا ہے۔

(۱۵) رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ جو شخص سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے گا حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن اسکو ایسا روشن چہرہ والا اٹھائیں گے جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے اور جس دن یہ تسبیح پڑھے اس دن اس سے افضل عمل والا وہی شخص ہوسکتا ہے جو اس سے زیادہ پڑھے۔

کلمہ کا یقین کیسے آئے گا۔ اس کلمہ کے یقین کو حاصل کرنے کے لیے

۱۔ بار بار اس کلمہ کے یقین کو بولنا۔

۲۔ بار بار اس کو سننا اسی کو سوچنا۔

۳۔ اسی نگاہ سے دیکھنا اور اللہ ہی سے مانگنا۔

۴۔ اپنی دعا کی قوت کو بڑھانا۔

۵۔ اپنی ذات سے ان کو کرنا دوسروں کو کلمہ کے یقین کے فضائل سنا سنا کر اس کو محنت کے لیے تیار کرنا یعنی ایک طرف تو اللہ کی بڑائی ربوبیت اور قدرت کو بیان کرنا دوسرا جس چیز کی مجمع میں یا انفرادی دعوت دی ہے رو رو کر اللہ سے دعا بھی مانگنا ہے۔

دوسرا نمبر نماز:

نماز کا مقصد ہے کہ چوبیس گھنٹہ کی زندگی صفت صلوۃ پر آجائے جیسے کلمہ کا مقصد ہے کہ اندر کا یقین ٹھیک ہوجائی نماز کا مقصد ہے کہ باہر کی زندگی ٹھیک ہوجائے نماز اللہ تعالیٰ کی قدرت سے براہ راست فائدہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے سر سے پیر تک

اللہ کی رضا والے مخصوص طریقے پر پابندیوں کے ساتھ اپنے آپ کو استعمال کرنا آنکھوں کا، کانوں کا، ہاتھوں کا، پیروں کا اور زبان کا استعمال صحیح ہو جائے دھیان صحیح ہو اللہ کا ڈر خوف اور عاجزی والی نماز ہو فضائل کے استحضار کے ساتھ اللہ کو راضی کرنے کے جذبے سے اور نفس کے مجاہدے کے ساتھ نماز ادا کی جائے یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے ہر ضرورت پوری کریں گے قیام، رکوع، سجدے اور رہ میں دھیان جمایا جائے کہ اللہ مجھے دیکھ رہے ہیں نماز فرشتوں کی عبادات کا مجموعہ ہے فرشتے کوئی قیام میں ہیں کوئی رکوع میں کوئی سجدہ میں اور کوئی قعدہ کی حالت میں ہیں نماز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے ساتھ ادا کیا جائے آپ نے فرمایا کہ نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم مجھے ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو نماز میں خشوع وخضوع پیدا کیا جائے نماز کے اوقات شرائط ارکان اور آداب کی پوری حفاظت کی جائے نماز کے مسائل سیکھ کر پڑھی جائے اور فضائل کو ذہن میں رکھا جائے ہر نماز کو پہلی نماز سے بہتر اور زندگی کی آخری نماز سمجھ کر پڑھا جائے۔

فضائل نماز:

اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے کہ بے شک کامیاب ہو گئے ہیں وہ مومن جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں احادیث مبارکہ میں نماز کے بے شمار فضائل بیان ہوئے ہیں۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس

چیز کا حساب ہوگا وہ نماز ہے بس اگر نماز پوری نکل آئے تو باقی اعمال بھی پورے نکلیں گے اور اگر یہ بے کا نکلی تو باقی اعمال بھی خراب ہوں گے۔

(۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر سب چیزوں پر پہلے نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو نماز جنت کی کنجی ہے نماز دین کا ستو ہے نماز مومن کا نور ہے نماز دل کا نور ہے نماز افضل جہاد ہے نماز ہر متقی کی قربانی ہے نماز اسلام کی علامت ہے نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔ آدمی کے اور شرک کے درمیان نماز ہی حائل ہے سب سے افضل عمل اول وقت نماز پڑھنا ہے افضل ترین نماز آدھی رات کی ہے اخیر رات کی دو رکعتیں تمام دنیا سے افضل ہیں نماز کا مرتبہ دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا درجہ بدن میں ہے جب آدمی نماز میں داخل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں جب آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اللہ اور اس نمازی کے درمیان پردے ہٹ جاتے ہیں جب تک وہ کھانسی وغیرہ میں مشغول نہ ہو۔

(۳) ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درختوں پر سے گر رہے تھے آپ نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لی اس کے پتے اور بھی گرنے لگے آپ نے فرمایا کہ مسلمان جب اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

(۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کسی دروازے پر ایک نہر ہو جس کا پانی جاری ہو اور گہرا ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ دفعہ غسل کرے۔

(۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کا میں نے اپنے لیے عہد کر لیا ہے کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل للہ کروں گا اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

(۶) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ جو شخص چالیس دان اخلاص کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھے کہ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں ایک پروانہ جہنم سے چھٹکارے کا دوسرا انفاق سے بری ہونے کا۔

(۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارکہ کا مفہوم ہے کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگی اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہوگی اور نجات کا سبب بنے گی اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے اس کے لیے قیامت کے دن نہ نور ہوگا اور نہ اس کے پاس کوئی حجت ہوگی اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ اس کا حشر فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

(۸) ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اندھیرے میں مسجدوں میں بکثرت جاتے رہتے ہیں

ان کو قیامت کے دن پورے پورے نور کی خوشخبری سنادو۔

(۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا مفہوم ہے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی تو یہ ایسے ہے جیسے اس سے اس کے گھر والے مال و دولت سب کچھ چھن گیا۔

(۱۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کا مفہوم ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر فرض نماز پڑھے تو حق تعالیٰ شانہ اس دن وہ گناہ جو چلنے سے ہوئے ہوں وہ گناہ جن کو اس کے ہاتھوں نے کیا ہو وہ گناہ جو اس کے کانوں سے صادر ہوئے ہوں وہ گناہ جن کو اس نے آنکھوں سے کیے ہوں اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں سب معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔

نماز کا حکم اسلام میں بہت مہتم بالشان عمل ہے مسلمان کی پہچان ہے اس کو خوب خشوع وخضوع سے ادا کیا جائے باجماعت نماز کی پابندی کی جائے انفرادی اوقات میں نوافل میں لمبی لمبی رکعتیں پڑھی جائیں دوسروں کو نماز کی دعوت دی جائے کہ کوئی بھی بالغ مرد عورت معاشرے میں بے نمازی نہ رہے اور اللہ سے مقبولیت کی دعا کی جائے نماز کے لیے علم اور دھیان بہت ضروری ہے۔

تیسرا نمبر علم وذکر:

علم کے معنی ہیں جاننا مقصد یہ ہے کہ حال کا امر پہچاننا آجائے یعنی میرے اللہ اس

حال میں مجھ سے کیا چاہتے ہیں علم کا مقصد یہ بھی ہے کہ ہم میں تحقیق کا جذبہ پیدا ہوجائے ہم دین کا علم اتنا سیکھیں کہ ہر کام کو اللہ کے حکم کے مطابق اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سنت طریقہ کے مطابق کرسکیں حقوق وفرائض پہچان سکیں جائز ناجائز اور حرام وحلال کی تمیز کرسکیں اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو علم رکھتے اور جو نہیں رکھتے کیا وہ کبھی مقام ومرتبہ لحاظ سے برابر ہوسکتے ہیں؟ دین کے علم حاصل کرنے کی فضیلتیں لامحدود ہیں۔

فضائل علم:

(۱) حدیث کا مفہوم ہے کہ جو شخص دین کا علم حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلتا ہے فرشتے اس کے پاؤں کے نیچے پر بچھاتے ہیں اور جنت کا راستہ اس کے لیے آسان کردیا جاتا ہے۔

(۲) ایک حدیث میں آیا ہے جس کا مفہوم ہے کہ علم صرف اللہ کے لیے سیکھنا اللہ کے خوف کے حکم میں ہے اس کی طلب وتلاش عبادت ہے اس کا یاد کرنا تسبیح ہے اس کا پڑھنا عبادت ہے اس کی تحقیق میں بحث کرنا جہاد ہے اس کا اہل پر خرچ کرنا قرب الی اللہ ہے یہ جنت کے راستوں کا نشان ہے یہ وحشت میں جی بہلانے والا ہے سفر کا ساتھی اور تنہائی میں ایک محدث ہے یہ خوشی اور رنج میں دلیل ہے یہ دشمنوں پر تلوار ہے اس کا مطالعہ روزوں کے برابر ہے اس سے حلال حرام کی پہچان ہوتی علم عمل کا امام ہے اور عمل اس کا تابع ہے سعید لوگوں کو اس کا الہام کیا جاتا ہے اور بدبخت اس سے

محروم رہتے ہیں یہ دلوں کی روشنی آنکھوں کا نور ہے۔علم کی وجہ سے بندہ امت کے بہترین افراد تک پہنچ جاتا ہے حق تعالیٰ شانہ اس کی وجہ سے ایک جماعت (علماء کرام) کو بلند مرتبہ کرتا ہے کہ وہ خیر کی طرف بلانے والے ہوتے ہیں اور ایسے امام ہوتے ہیں کہ ان کے نشان قدم پر چلا جائے فرشتے ان سے دوستی کی رغبت کرتے ہیں اور اپنے پروں کو برکت اور محبت کے طور پر ان پر ملتے ہیں ہر تر اور خشک چیز ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں جنگل کے درندے اور چوپائے تک بھی دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

(۳) سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ ایک فقہ کا عالم شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے مطلب یہ ہے کہ جاہل آدمی کتنا ہی عابد ہو شیطان کو اس پر قابو پالینا آسان ہے مگر عالم پر قبضہ کرنا مشکل ہے۔

(۴) عالم کی فضیلت جاہل عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی تاروں پر انبیا علیہم السلام اپنے ورثہ میں روپیہ پیسہ نہیں چھوڑا کرتے بلکہ ان کا ورثہ تو علم ہوا کرتا ہے جس نے علم حاصل کرلیا وہ بہت بڑے حصہ کا مالک ہوگیا۔ (ابوداؤد)

(۵) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر اگر تو صبح کو جا کر ایک آیت کلام اللہ شریف کی سیکھ لے تو نوافل کی سو رکعات سے افضل ہے اور اگر ایک باب علم کا سیکھ لے خواہ اس وقت وہ معمول ہو یا نہ ہو تو ہزار رکعات نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔

(۶) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن شریف کو سیکھے اور سکھائے۔

(۷) ایک روایت کا مفہوم ہے کہ طالب علم اگر اپنی سعی میں کامیاب ہو گیا اور علم حاصل کر لیا تو دہرا اجر ملتا ہے ورنہ ایک اجر تو اس کا کہیں گیا ہی نہیں۔ (طبرانی)

(۸) جو شخص صبح مسجد میں گیا اور اس کی غرض صرف یہ تھی کہ کسی نیک بات کو سیکھے یا سکھائے تو اس کو کامل حج کا ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی)

(۹) ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت مسجد میں ایک سرخ رنگ کے بچھونے پر تشریف رکھتے تھے اس نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں علم حاصل کرنے کی غرض سے آیا ہوں آپ نے فرمایا طالب علم کو مبارک ہو طالب علم کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اس کی زیارت کے لیے ملائکہ اس قدر جمع ہوتے ہیں کہ اوپر تلے جمع ہوتے ہوئے آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔

(۱۰) کسی اچھے کام کی ہدایت کرنے والے کو اس کام پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملتا ہے انسان کے مرنے کے بعد مسلمان کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں لیکن چند چیزوں کا اجر جاری رہتا ہے ان میں سے ایک علم ہے جس کو سیکھا اور دوسروں کو سکھا کر اس کو پھیلایا۔

علم دو طرح کا ہے مسائل کا اور فضائل کا مسائل سے عمل کی شکل بنتی ہے اور فضائل سے اس کے اندر روح پیدا ہوتی ہے مسائل تو علماء کرام اور مفتی حضرات کی خدمت

میں جا کر معلوم کیے جائیں دوسروں میں علم کا شوق پیدا کیا جائے فضائل سنائے جائیں خود تعلیم کے حلقوں میں بیٹھا جائے فضائل کی تعلیم با قاعدگی سے مسجدوں اور گھروں میں کی جائے اللہ سے رو کر علم نافع مانگا جائے علم کے ساتھ ذکر ضروری ہے تا کہ ہمارے دلوں میں خشوع اور نرمی پیدا ہو۔

ذکر کا مقصد:

ذکر کا مقصد ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات کا دھیان نصیب ہو جائے حال کا امر معلوم کر کے اللہ کے دھیان کے ساتھ اپنے آپ کو اس عمل میں لگا دینا یہ ذکر ہے قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو تا کہ تم کامیابی پاسکو دوسری جگہ ہے اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح شام اس کی تسبیح کرو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فضائل قرآن وحدیث میں بے شمار بیان ہوئے ہیں۔

فضائل ذکر

(۱) فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک ذکر کرنے والوں کے لیے ہے ذاکرین اس میں سے مسکراتے ہوئے داخل ہوں گے۔

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے ذکر کرنے والا زندہ اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔

(۳) ذکر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع پیدا کرتا ہے جس سے رفتہ رفتہ یہ نوبت آ جاتی ہے کہ ہر چیز میں حق تعالیٰ شانہ اس کی جائے پناہ اور ماویٰ وملجا بن جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر شیطان کو دفعہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور قرب کا سبب ہے بدن کو اور دل کو قوت بخشتا ہے چہرہ اور دل کو منور کرتا ہے اللہ کی مغفرت کا دروازہ کھولتا ہے دلوں کو زنگ سے صاف کرتا ہے لغزشوں اور خطاؤں کو دور کرتا ہے سکینہ اور رحمت کے اترنے کا سبب ہے ذکر کی مجلسیں فرشتوں کی مجلسیں ہیں یہ ایک درخت ہے جس پر معارف کے پھل لگتے ہیں ذکر شکر کی اور اللہ سے دوستی کی جڑ ہے ذکر سے جنت میں گھر اور محلات تعمیر ہوتے ہیں۔

(۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ دنیا میں نرم نرم بستروں پر اللہ کا ذکر کرتے ہیں جس کی وجہ سے حق تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجوں میں ان کو پہنچا دیتا ہے۔

(۵) حدیث کا مفہوم ہے کہ ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں اور وہ ان کو تقسیم کر رہا ہو دوسرا شخص اللہ کے ذکر میں مشغول ہو تو ذکر کرنے والا افضل ہے۔

(۶) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کسی آدمی کا کوئی عمل عذاب قبر سے نجات دینے والا نہیں ہے۔

(۷) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنت کے باغوں سے گزرو تو خوب چرو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا ہیں۔ ارشاد فرمایا

کہ ذکر کے حلقے۔

(۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ جو لوگ اللہ کے ذکر کے لیے جمع ہوں اور ان کا مقصد صرف اللہ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا (اعلان) کرتا ہے کہ تم لوگ بخش دیئے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں تا کہ اللہ کی ذات کا دھیان نصیب ہو خصوصاً صبح شام اوراذ کار کی پابندی کریں کم از کم تین مندرجہ ذیل تسبیحات صبح شام اہتمام سے کریں۔

۱۔ تیسرا کلمہ　　۲۔ درد شریف　　۳۔ استغفار

ان تینوں از کار کی بہت فضیلت آئی ہے۔

۱۔ تیسرا کلمہ:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک قول کے مفہوم کے مطابق ''سبحان اللہ'' کا ثواب احد پہاڑ سے زیادہ ہے ''لا الہ الا اللہ'' کا ثواب احد سے زیادہ ہے ''الحمد للہ'' کا ثواب احد سے زیادہ ہے ''اللہ اکبر'' کا ثوب احد سے زیادہ ہے۔

ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام ہانی رضے اللہ عنہا سے فرمایا کہ ''سبحان اللہ'' سو مرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سو غلام عرب آزاد کیے ''الحمد للہ'' سو مرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سو گھوڑے مع سامان

لگام وغیرہ جہاد میں سواری کے لیے دے دیئے اور ''اللہ اکبر'' سومرتبہ پڑھا کرو یہ ایسا ہے گویا تم نے سواونٹ قربانی ذبح کیے اور وہ قبول ہوگئے اور ''لا الہ الا اللہ'' سومرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب تمام آسمان زمین کے درمیان خلا کو بھر دیتا ہے اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں جو مقبول ہو۔

ایسے ہی لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی بہت فضیلت ہے یہ جنت کے خزانوں میں ایک خزانہ ہے جنت کے دروازوں میں ایک دروازہ ہے جنت کا ایک پودا ہے اور یہ کلمہ ننا نوے بیماریوں کی دوا ہے اسی طرح ''سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم'' اللہ کے محبوب کلمے ہیں زبان پر ہلکے ترازو میں وزنی اور رحمٰن کو بہت محبوب ہیں سومرتبہ پڑھنے پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۲۔ درود شریف:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو سامنے رکھ کر کثرت سے درود پڑھا جائے کم از کم سو سو دفعہ صبح شام جو شخص ایک دفعہ درود پڑھتا ہے اللہ اس پر دس دفعہ رحمتیں بھیجتے ہیں دس خطائیں معاف کرتے ہیں دس درجے بلند کرتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بے شک قیامت میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے آپ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پرگزرنے کے وقت نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن اسّی دفعہ مجھ پر درود بھیجے اس کے اسّی سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

۳۔استغفار:

انسان اپنے گناہوں کو سامنے رکھ کر خوب دھیان کے ساتھ اللہ سے توبہ اور معافی مانگے خود اللہ پاک اپنے قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اے مومنو! اللہ کے آگے خوب سچی پکی توبہ کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم زیادہ سے زیادہ اللہ کے سامنے استغفار کیا کرو اس لیے کہ میں خود دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

آپ نے فرمایا قسم ہے اس قادر مطلق کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم اتنی خطائیں بھی کرو کہ ان خطاؤں سے زمین و آسمان بھر جائیں اور پھر بھی تم اللہ سے مغفرت طلب کرلو تو اللہ پاک ضرور تمہاری خطاؤں کو بخش دے گا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ اگر بالفرض تم بالکل خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو پیدا کرے گا جو خطائیں کریں اور پھر اس سے مغفرت طلب کریں اور وہ ان کے گناہ معاف کردے۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ جو شخص چاہے کہ قیامت کے دن اس کا نامہ اعمال اس کو خوش کردے تو اس کو کثرت سے توبہ و استغفار کرتے رہنا چاہئے۔

ان تسبیحات کے ساتھ دن رات کی اور صبح شام کی مسنون دعاؤں کا اہتمام کیا جائے اور قرآن مجید وفرقان حمید کی باقاعدگی سے تلاوت کی جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھا کرو اس لیے کہ یہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرنے کے لیے آئے گا اللہ کے کلام کو تمام کلاموں پر ایسی ہی فضیلت اور فوقیت حاصل ہے جیسی خود اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام مخلوق پر۔ جس شخص نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب کم از کم دس گنا ہوتا ہے قابل رشک دو ہی شخص ہیں ایک وہ جس کو اللہ نے قرآن کریم کی دولت عطا فرمائی اور وہ شب وروز اس پر عمل کرتا ہے دوسرا وہ جس کو اللہ نے مال ودولت سے نوازا اور وہ شب وروز اس مال کو خرچ کرتا رہتا ہے۔ قیامت کے دن قرآن شریف پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتے جاؤ اور بہشت کے درجوں پر چڑھتے جاؤ اور ایسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسے دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتے تھے تمہارا مقام وہیں ہے جہاں آخری آیت پر پہنچو۔

اس تیسرے نمبر یعنی علم وذکر کی دوسروں کو ترغیب دی جائے ان کے فضائل سنائے جائیں خود بھی اہتمام کریں دعا کی قوت کو بھی بڑھائیں اور دعا سے مسئلے حل کرائے جائیں دعائیں مانگی جائیں کہ اے اللہ مجھے علم وذکر کی حقیقت نصیب فرمادے۔

چوتھا نمبر اکرام مسلم:

اس کا مقصد ہے کہ ہر مسلمان کا بحیثیت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونے

کے اکرام کرنا۔ دل سے عزت واحترام کرنا حقوق سے بڑھ کر دوسروں کے حقوق ادا کرنا مسلمان کی قیمت دل میں ہو بڑوں کا احترام چھوٹوں پر شفقت اور علماء کرام کی قدر ہمارے دل میں ہو ہمارے ذمہ جتنے حقوق ہیں ادا کریں اپنی خامیاں دیکھیں دوسروں کی خوبیاں دیکھیں اللہ راضی ہوتے ہیں کلمہ اور نماز سے اللہ کے بندے راضی ہوتے ہیں احسان اور اخلاق سے دوسروں کے ساتھ عدل اور انصاف کیا جائے اولین اور آخرین کے بہترین اخلاق یہ ہیں۔

۱۔ جو تجھ سے ناطہ توڑے تو اس سے ناطہ جوڑ۔

۲۔ جو تجھے اپنی عطا سے محروم کرے تو اسے عطا کر۔

۳۔ جو تیرے اوپر ظلم کرے تو اسے معاف کر۔

اللہ رب العزت کلام پاک میں فرماتے ہیں کہ اپنے بازوؤں کو ایمان والوں کے لیے جھکاؤ حسن خلق ایک بہترین نیکی ہے بہترین وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں قیامت کے دن نامہ اعمال کے ترازو میں حسن خلق سب سے وزنی ہوگا سب سے زیادہ کامل ایمان ان لوگوں کا ہے جن کے اخلاق بہت اچھے ہیں اور وہ اپنے گھر والوں پر بہت مہربان ہیں جس مومن کے اخلاق اچھی ہیں اس کو دن کے روزے رکھنے اور رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے فرمایا قیامت کے دن میری نظر میں سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہوگا جس کا اخلاق سب سے اچھا ہوگا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تم کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو حقیر سمجھ

کر ترک نہ کیا کرو اور کچھ نہ ہو سکے تو اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات ہی کرلیا کرو۔

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ کوئی بڑا سلوک نہ کر سکے تو کم از کم اپنے ڈول میں پانی ہی ڈال دیا کرے اپنی مسلمان بھائی سے مسکرا کر گفتگو کر لینا یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے۔

ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ کون سے مسلمان افضل ہیں؟ فرمایا جن کے ہاتھ اور زبان کی ایذا سے لوگ محفوظ ہیں۔

اکرام مسلم کے فضائل:

(۱) جو شخص کسی مسلمان کے کام میں کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے کام میں سعی کرتا ہے جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔

(۲) جو شخص کسی مظلوم کے ساتھ چلا اور اس کے معاملے میں کوشش کی یہاں تک کہ اسکا حق ثابت کر دیا تو اللہ رب العزت ایسے بندے کو قیامت کے دن پل صراط پر ثابت قدم رکھے گا۔

(۳) جو شخص کسی کی ایک ضرورت پوری کرے اللہ تعالیٰ اس کی تہتر ضرورتیں پوری کرتے ہیں ایک دنیا کے لیے کافی ہو جائے گی باقی ۷۲ جنت میں درجات بلند کرنے کا ذریعہ بنیں گی۔

(۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مشہور واقعہ ہے کہ مسجد نبوی کے اعتکاف سے اٹھ کر ایک شخص کے کام کی سفارش کے لیے چل پڑے اس شخص نے عرض کیا کہ آپ اپنا اعتکاف بھول گئے فرمایا بھولا نہیں ہوں بلکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کے کام کے لیے چلے اور اس کام میں کامیاب ہو جائے تو یہ اس کے لیے دس سال کے اعتکاف سے افضل ہے اور جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ کے واسطے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرما دیتے ہیں جن کی مسافت آسمان زمین کی مسافت سے بھی زیادہ ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے بندے کے کام میں لگا رہتا ہے جب تک یہ بندہ کسی دوسرے مسلمان کے کام میں لگا رہتا ہے۔

(۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد فرماتے ہیں جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔

(۷) محسن انسانیت آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ جل شانہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ دری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ دری فرماتا ہے حتیٰ کہ گھر بیٹھے اسکو رسوا کر دیتا ہے۔

(۸) سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مفہوم ہے کہ جو شخص ایسے وقت میں

مسلمان کی مدد نہ کرے کہ اس کی آبروریزی ہو رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد سے ایسے وقت اعراض فرماتے ہیں جب کہ وہ مدد کا محتاج ہو دوسری حدیث کا ارشاد ہے کہ بدترین سود مسلمان کی آبروریزی ہے۔

(۹) حضرت علی رضے اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ میں کسی مسلمان کی ایک ضرورت پوری کر دوں یہ مجھے زمین بھر سونا چاندی ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔

(۱۰) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک مرتبہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ایک تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے آپ نے وہ تکیہ میرے لیے رکھ دیا پھر مجھ سے فرمایا اے سلمان جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاتا ہے اور وہ میزبان اس کے اکرام کے لیے تکیہ رکھ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مغفرت فرما دیتے ہیں۔

(۱۱) سید البشر آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ تم میں سے کوئی کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو کہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرماتے ہیں جس کا مفہوم ہے کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہے۔

۱۔ سلام کا جواب دینا ۲۔ مریض کی بیمار پرسی کرنا

۳۔ جنازہ کے ساتھ جانا ۴۔ کھانے کی دعوت قبول کرنا

۵۔ چھینکنے والے کا جواب دینا۔

(۱۳)ایک حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ وہ شخص جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے ہمارے بچوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے علماء کی قدر نہ کرے وہ ہماری امت میں سے نہیں ہے۔

(۱۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین شخص ایسے ہیں کہ ان کو خفیف سمجھنے والا منافق ہی ہوسکتا ہے۔(نہ کہ مسلمان وہ تین شخص یہ ہیں)ایک بوڑھا مسلمان۔دوسرا عالم۔تیسرا منصف حاکم

(۱۵)اکرام مسلم اور ایثار و ہمدردی کی بے نظیر مثالیں صحابہ اکرام کی زندگیوں میں بکثرت ملتی ہیں جن کے چند نمونے یہاں پیش کیے جاتے ہیں۔ایک صحابی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بھوک و پریشانی کی حالت کا اظہار کیا آپ کے ایثار پر ایک انصار صحابی اس کو اپنے گھر لے گئے بیوی سے کہا کہ یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں ان کے اکرام میں کوئی کسر باقی نہ رکھنا بیوی نے عرض کیا کہ تھوڑا سا بچوں کے کھانے کے علاوہ گھر میں کچھ نہیں صحابی نے فرمایا کہ بچوں کو بہلا کر سلا دو کھانا مہمان کے سامنے رکھ دو اور بہانہ سے چراغ بجھا دینا ہم ساتھ بیٹھے اندھیرے میں ویسے ہی منہ چلاتے رہیں گے اور مہمان کا پیٹ بھر جائے گا لہٰذا انہوں نے ایسا ہی کیا دونوں میاں بیوی اور بچوں نے فاقہ سے رات گزاری جس پر قرآن پاک کی آیت نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے۔

''اور ترجیح دیتے ہیں اپنی جانوں پر اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو۔''

یرموک کی لڑائی میں ایک صحابی پانی کا مشکیزہ لے کر اپنے چچازاد بھائی کی تلاش میں نکلے کہ اگر وہ پیاسے ہوں تو ان کو پانی پلاؤں اتفاق سے وہ ایک جگہ زخمی پڑے ہوئے ملے ان کو پانی پیش کیا اتنے میں قریب پڑے ہوئے دوسرے صحابی جن کا نام ہشام رضی اللہ عنہ تھا نے پانی مانگا ان کے چچازاد بھائی نے اشارہ کیا کہ پہلے پانی ان کو پلاؤ میں ان کے پاس پہنچا تو قریب ہی ایک تیسرے صحابی زخمی حالت میں دم توڑ رہے تھے آہ کی ہشام نے بھی تیسرے زخمی کو پہلے پانی پلانے کا اشارہ کیا صحابی فرماتے ہیں کہ جب میں تیسرے کے پاس پہنچا تو ان کا دم نکل چکا تھا جلدی میں واپس ہشام کے پاس آیا تو وہ بھی دم توڑ چکے تھے پھر اپنے چچازاد بھائی کے پاس آیا تو وہ بھی اللہ کو پیارے ہو چکے تھے قربان جائیں ان ہستیوں پر کہ جان کنی کی وقت بھی جب کہ ہوش و حواس سب ہی جواب دے دیتے ہیں اکرام اور ایثار کا پہلو ہاتھ سے نہ چھوٹنے پایا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی کو ایک شخص نے بکری کی سری گوشت کے طور پر ہدیہ میں دے دی انہوں نے کسی دوسرے شخص کی غربت کا خیال کرتے ہوئے آگے بھیج دی ان کو ایک تیسرے صاحب کے متعلق یہی خیال پیدا ہوا تو سری ان کو بھیج دی خدا کی شان انہوں نے آگے بھیج دی غرضیکہ اسی طرح سات گھروں کا چکر لگا کر پھر بکری کی سری دوبارہ سب سے پہلے بھیجنے والے صحابی کے گھر لوٹ آئی اللہ جل شانہ اپنے لطف و کرم سے ان ہستیوں کو زیادہ سے زیادہ نوازے کہ سخت ضرورت مند ہونے کے باوجود کیسے یہ حضرات دوسروں کو اپنے سے مقدم رکھتے تھے۔

اکرام مسلم والی صفت ہمارے اندر اور سارے عالم کے مسلمانوں کے اندر پیدا ہو جائے اس کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم والے اخلاق ہمدردی اور ایثار کے واقعات سنائے جائیں خود اس کی مشق کی جائے بڑوں کی عزت چھوٹوں پر شفقت اور علما کرام کی قدر کی جائے اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعا مانگی جائے۔

پانچواں نمبر تصحیح نیت

اس کا مقصد ہے کہ ہم ہر عمل کو خالص اللہ پاک کی رضا کی جذبہ سے کرنے والے بن جائیں ریا دکھاوا اور شہرت بالکل نہ ہو کسی عمل سے دنیا کی طلب یا اپنی حیثیت بنانا مقصود نہ ہو کسی نے ایک نوجوان کو عجیب نصیحت کی ہے کہ

''اے لڑکے اپنی کشتی کو مضبوط پکڑ لے کہ سمندر بہت گہرا ہے۔توشہ ساتھ لے لے کہ سفر بڑا لمبا ہے اپنی کمر کو خوب کس لے کہ راستہ بڑا کٹھن ہے نیت کو ٹھیک کر لے کہ دیکھنے والا بڑا باریک بین ہے۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قرآن مجید میں بھی حکم موجود ہے جس کا مفہوم ہے کہ
''پس عبادت کر اللہ تعالیٰ کی اس حال میں کہ تیری بندگی خاص اسی کی لیے ہو۔'' (سورۂ زمر)

لہٰذا یہ ضروری ہے کہ مسلمان اور خصوصاً مبلغین حضرات اپنی ہر عبادت ہر تقریر و تحریر اور بیانوں کو خلوص و اخلاص کے ساتھ متصف فرمائیں کیوں کہ اخلاص کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی دینی و دنیوی ثمرات کے اعتبار سے بہت بڑھا ہوا ہے بغیر اخلاص کے نہ دنیا میں اس کا کوئی اثر ہے نہ آخرت میں کوئی اجر ہے۔

تصحیح نیت کے فضائل

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ حق تعالیٰ شانہ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔

(۲) ایک حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخلاص۔

دوسری جگہ فرمایا خوش حالی ہو اخلاص والوں کے لیے کہ وہ ہدایت کے چراغ ہیں اللہ ان کے ذریعہ سے بڑے بڑے فتنوں کو دور کر دیتے ہیں

(۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو انہوں نے درخواست کی مجھے کچھ وصیت فرما دیجیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین میں اخلاص کا اہتمام رکھنا کہ اخلاص کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی کافی ہے۔

(۴) حق سبحانہ وتقدس کا ارشاد ہے کہ میں سب شرکاء میں شرکت سے بہت زیادہ بے نیاز ہوں یعنی دنیا کے شرکاء شرکت کے محتاج اور شرکت پر راضی ہوتے ہیں اور میں

خلاق علی الاطلاق ہوں بے پرواہ ہوں عبادت میں غیر کی شرکت سے بیزار ہوں جو شخص کوئی عمل ایسا کرے جس میں میرے ساتھ کسی دوسری کو بھی شریک کر لے میں اس کو اس کے شریک کے حوالے کر دیتا ہوں دوسری روایت میں ہے کہ میں اس سے بری ہو جاتا ہوں۔

(۵) قیامت کے دن میدان حشر میں ایک منادی با آواز بلند کہے گا کہ جس شخص نے کسی عمل میں دوسرے کو شریک کیا ہو وہ اس کا ثواب اور بدلہ اسی سے مانگے اللہ تعالیٰ سب شرکاء میں شرکت سے بہت زیادہ بے نیاز ہے۔

(۶) تمام عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اپنی نیت کے مطابق اجر ملے گا جو اللہ اور رسول کے لیے ہجرت کرتا ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے ہوتی ہے لیکن اگر دنیا یا اور کسی چیز کے لالچ میں ہجرت کرتا ہے تو جس غرض کے لیے ہجرت کرتا ہے وہ اسی غرض کے لیے شمار کی جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۷) غزوۂ تبوک میں جو لوگ بیماری کے باعث شریک نہیں ہوئے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ ہر گھاٹی میں ہمارے شریک تھے کیوں کہ ان کی نیت جہاد کی تھی اگر چہ وہ کسی عذر کے باعث شریک نہ ہو سکے۔ (بخاری)

(۸) کسی نے نیکی کی نیت کی لیکن اس کی نیکی کا وقوع نہیں ہوا تب بھی ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

(۹) ایک شخص کے پاس مال بھی ہے اور علم بھی یہ اچھے کام کرتا ہے اور غرباء کا حق سمجھتا ہے تو قیامت میں یہ اعلیٰ منازل پر ہوگا ایک دوسرے شخص کے پاس مال اور علم تو نہیں ہے لیکن اس کی نیت ضرور ہے کہ اگر میرے پاس مال اور علم ہوتا تو بھی یہی کام کرتا جو فلاں شخص کر رہا ہے قیامت کے دن ان دونوں کو برابر کا اجر ملے گا۔ (ترمذی)

(۱۰) ایک شخص نے بستر پر لیٹتے وقت یہ نیت کی کہ رات کو تہجد کی نماز پڑھوں گا مگر رات کو آنکھ نہیں کھلی یہاں تک کہ صبح ہوگئی تب بھی تہجد کا ثواب لکھا جائے گا اور یہ سونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندے پر احسان کے طور پر رہا۔ (نسائی)

(۱۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا مفہوم ہے کہ جو شخص ریا کاری سے نماز پڑھتا ہے وہ مشرک ہو جاتا ہے اور جو شخص ریا کاری سے روزہ رکھتا ہے وہ مشرک ہو جاتا ہے جو شخص ریا کاری سے صدقہ دیتا ہے وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۱۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک طویل حدیث کا خلاصہ ہے کہ قیامت کے دن جن لوگوں کا اول وہلہ میں فیصلہ سنایا جائیگا ان میں ایک شہید دوسرا عالم تیسرا مال دار ہوگا ان کو بلا کر اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا جو ان پر کی گئیں اظہار فرمائیں گے وہ اقرار کریں گے اس کے بعد ان سے سوال ہوگا کہ ان نعمتوں سے کیا کام لیا شہید عرض کرے گا کہ تیری رضا کے لیے جہاد کیا حتیٰ کہ شہید ہوگیا عالم عرض کرے گا کہ علم پڑھا اور پڑھایا اور تیری رضا کیلئے قرآن حاصل کیا مال دار عرض کرے گا کہ کوئی مصرف خیر ایسا نہیں جس پر تیری رضا کے سبب میں نے خرچ نہ کیا ہو ارشاد خداوندی ہوگا یہ سب

جھوٹ ہے تم لوگوں نے اپنی شہرت کے لیے سارا کچھ کیا اس کے بعد ان کو حکم سنا دیا جائیگا اور وہ منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے۔ لہٰذا بہت ہی اہم اور ضروری ہے کہ انسان اپنے تمام کاموں اور ساری کارگزاری میں اللہ کی رضا اس کے دین کی اشاعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع مقصود رکھے شہرت عزت اور تعریف کو ذرا بھی دل میں جگہ نہ دے اگر خیال بھی آ جائے تو لاحول واستغفار سے اس کی اصلاح کرلی جائے اللہ رب العزت سے اخلاص حاصل ہونے کی خوب دعائیں مانگی جائیں ہر عمل سے پہلے اور عمل کے دوران نیت درست کی جائے عمل کی تکمیل پر اپنی نیت کو ناقص قرار دے کر استغفار کی جائے اور رو رو کر مانگا جائے۔

چھٹا نمبر دعوت و تبلیغ:

اس کا مقصد ہے کہ ہم دین کو سیکھتے ہوئے اس پر عمل کرتے ہوئے دوسروں پر اس کی محنت کریں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے طفیل پوری امت کو دعوت والا کام ملا ہے اس کے لیے نبیوں والے طرز پر ہم اپنی جان مال اور وقت کے ساتھ اللہ پاک کے راستے میں نکلیں اور لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائیں تا کہ پورا دین پوری دنیا میں پھیلے اور زندہ ہو اللہ رب العزت خود کلام مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

(۱) اے محمد لوگوں کو سمجھاتے رہیے کیوں کہ سمجھانا ایمان والوں کو نفع دیتا ہے۔

(۲) اے محمد کہہ دیجیے یہ ہے میرا راستہ بلاتا ہوں اللہ کی طرف حکمت بصیرت کے

ساتھ میں اور جس نے میری اتباع کی۔

(۳) اے محمد اپنے متعلقین کو بھی نماز کا حکم کرتے رہیے اور خود بھی اس کی پابند رہیے ہم آپ سے معاش نہیں چاہتے معاش تو آپ کو ہم دیں گے اور بہتر انجام تو پرہیزگاری ہی کا ہے۔

(۴) اور اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو خدا کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمابرداروں میں سے ہوں۔

(۵) بیٹا نماز پڑھا کر اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور برے کاموں سے منع کیا کر اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر کہ یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

(۶) تم بہترین امت ہو کہ لوگوں کے (نفع رسانی) کے لیے نکالے گئے ہو تم لوگ نیک کام کا حکم کرتے ہو اور برے کام سے منع کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونا ضروری ہے کہ خیر کی طرف بلائے اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کرے اور برے کاموں سے روکا کرے اور ایسے لوگ پورے کامیاب ہوں گے۔

(۷) عام لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں خیر و برکت نہیں ہوتی مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ صدقہ خیرات کی یا اور نیک کام کی یا لوگوں میں باہم اصلاح کر دینے کی ترغیب دیتے ہیں اور جو شخص یہ کام اللہ کی رضا کے واسطے کرے گا اس کو ہم عن قریب اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

(۸)اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں نیک بات سکھلاتے اور برائی سے منع کرتے ہیں۔

تبلیغ ودعوت کے فضائل:

(۱)رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا دنیاو مافیہا سے بہتر ہے۔

(۲)سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کا مفہوم ہے کہ ایک ہی شخص پر اللہ کے راستے کا گردوغبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔

(۳)حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اگر تیری وجہ سے ایک شخص کو اللہ پاک ہدایت کردے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(۴)اللہ کے راستے میں ایک روپیہ خرچ کرنے پر سات لاکھ روپے صدقہ کرنے کا اجر ملتا ہے بدنی عبادات کا ثواب مثلاً ایک سبحان اللہ کہنے پر یا نماز پڑھنے پر انچاس کروڑ کا اجر ملتا ہے۔

(۵)نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا مفہوم ہے کہ خوش رہے سر سبز وشاداب رہے وہ شخص جو میری بات کو سنے اس کو محفوظ کرے اور من وعن اس کو دوسروں تک پہنچادے۔

(۶) جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی محبت کرے گا وہ زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے اللہ کی کتاب کا خلیفہ ہے اور اللہ کے رسول کا خلیفہ ہے جو اللہ کے راستہ میں نکلے گا اللہ اس کی دعائیں نبیوں کی طرح قبل کریں گے۔

(۷) حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے دین کی حفاظت کی غرض سے ایک علاقے سے دوسرے علاقے کی طرف ہجرت کی خواہ ایک بالشت ہی سفر کیا ہو تو اس نے جنت اپنے لیے لازم کر لی اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی بنے گا۔ (تنبیہ الغافلین)

(۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی ناجائز امر کو ہوتے ہوئے دیکھے اس پر قدرت ہو کہ اس کو ہاتھ سے بند کر دے تو اس کو بند کر دے اگر اتنی قدرت نہ ہو تو زبان سے اس پر انکار کر دے اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اس کو برا سمجھے اور یہ ایمان کا بہت ہی کم درجہ ہے۔

(۹) ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو اور ظالموں کو ظلم سے روکتے رہو اور حق بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو ورنہ تمہارے قلوب بھی اسی طرح خلط کر دیئے جائیں گے جس طرح ان لوگوں کے کر دیئے گئے اور تم پر بھی لعنت ہوگی جس طرح ان پر یعنی بنی اسرائیل پر لعنت ہوئی۔

(۱۰) فرمایا اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت وقوم باوجود قدرت کے اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔

(۱۱) ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ امر بالمعوف اور نہی عن المنکر کرتے رہو مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔

(۱۲) جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اس کے وعدے کو سچا سمجھتا ہے پھر جہاد کی نیت سے کوئی گھوڑا پالتا ہے تو قیامت میں اس گھوڑے کا چارہ اور پانی وغیرہ سب ترازو میں ہوگا دوسری جگہ پیشاب اور لید کا ذکر بھی آیا ہے یعنی ان سب چیزوں کا وزن اس بندے کی نیکیوں کو وزنی کردے گا۔

دعوت والی محنت تمام امت کی ذمہ داری ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نسبتیں ملی ہیں نسبت نبوت اور نسبت ختم نبوت کے صدقہ میں ہر امتی کے ذمہ ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم والے کام کو اپنا کام اور مقصد بنائے۔

دنیا ہمارا امتحان ہے
عبادت ہماری پہچان ہے
دعوت ہمارا کام ہے

لیکن افسوس کہ مسلمان آج اس بنیادی اور سرداری والے کام کو چھوڑ کر دنیا میں اپنا مقصد کھو رہے ہیں جس سے!

زمانے کی امامت سے غلامی میں آ گرے
عزت کی چوٹیوں سے ذلت کے گڑھے میں آ گرے

آج مسلمانوں کو اپنے دعوت والے کام کا احساس تک ختم ہوتا جا رہا ہے موچی بن کر جوتی گانٹھنا کام سمجھ میں آتا ہے درزی بن کر کپڑے سینا کام سمجھ میں آتا ہے ملازم بن کر دفتر چلانا کام سمجھ میں آتا ہے لیکن نبی کا امتی بن کر دین پھیلانا کا کام سمجھ میں نہیں آ رہا بلکہ آج لوگ کہتے ہیں کہ گھر میں دین کی بات کی جائے تو بیوی بچے ناراض ہوتے ہیں دکان پر بات کی جائے تو گاہک ناراض ہوتے ہیں دفتر میں دین کی بات کی جائے تو افسر ناراض ہوتے ہیں دوستوں میں دین کی بات کی جائے تو کنڈیشن خراب ہوتی ہے شادی بیاہ میں دین کی بات کی جائے تو برادری ناراض ہوتی ہے اب بتایئے جو دین دب جائے گھر میں بیوی بچوں کے نیچے جو دین دب جائے دکان میں گاہکوں کے نیچے جو دین دب جائے دفتر میں افسروں کے نیچے جو دین دب جائے شادی بیاہ میں برادری کے نیچے جو دین دب جائے دوست احباب میں کنڈیشن کے نیچے بھلا وہ دین دنیا میں کیا عزت دلائے گا آج مسلمان حقوق العباد کا نعرہ لگاتا ہے حقوق العباد کے معنی ہیں بندوں کے حقوق سب سے بڑے بندے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہٰذا سب سے پہلے ان کا حق ادا کرنا چاہئے نماز روزہ حج اور زکوٰۃ یہ

بندگی اللہ کی ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حق یہ ہے کہ ان کی دعوت والے کام میں شریک ہوا جائے جیسے انہوں نے دین پھیلانے میں کوشش کی اور امت کا غم کھایا ایسے ہی آج ہر ہر امتی ان کے اس غم اور کام میں شریک ہو۔

امیر' غریب' حاکم' محکوم' افسر' ماتحت' بادشاہ' وزیر' عالم اور غیر عالم سب کی ذمہ داری دعوت کا کام ہے بقول کسی عالم کے کہ پیاسا کنویں کے پاس آتا ہے لوگ ہمارے پاس آئیں تو ہم انہیں دین سکھائیں تو جواب دیا گیا کہ آپ کنواں کیوں بنتے ہیں آپ بادل بن کر دنیا پر برسیں داعی تو دریا کی طرح ہوتا ہے جو بغیر کسی معاوضہ کے دنیا کو پانی پہنچاتا ہے داعی طبیت اور ڈاکٹر کی طرح قبر حشر کا ٹیکہ لگا کر روحانی علاج کرتا ہے داعی روحانی ڈرائیور ہوتا ہے جو لوگوں کو دعوت کی گاڑی میں بٹھا کر جنت میں لے جاتا ہے داعی پھل دار درخت کی طرح ہے کہ جو پتھر کھا کر بھی لوگوں کو پھل دیتا ہے یعنی ایمان کے میٹھے بول عطا کرتا ہے داعی ہدایت کی لائنیں بچھاتا ہے اس لیے ہر آدمی داعی بن کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم والے طرز پر دنیا میں دین پھیلانے کے لیے اپنے جان و مال کو جھونک دے اس کے لیے ہجرت کرے اور دعوت دیتا ہوا قریہ بہ قریہ ملک بہ ملک اقلیم ب اقلیم پھرے اور دوسروں کو اس محنت کے سیکھنے کے لیے اوقات لگانے کی دعوت دے اس کے لیے کوائف پورے والے حضرات ملکوں کا ارادہ کریں۔

زندگی میں تین چلے سال میں چلہ مہینے میں تین دن ہفتہ میں دو گشت شب جمعہ کی پابندی روزانہ مسجد اور گھر میں تعلیم روزانہ ڈھائی سے آٹھ گھنٹے فکر کرنا اور روزانہ اس کام کا مشورہ کرنا اس کام کے لیے کون کون تیار ہے۔